

7
حملك

مَا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلَّهِ وَقَارًا

تھیں کیا ہو گیا ہے تمہارے نزدیک اللہ کا کوئی وقار نہیں





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَوْمَ تَقَلَّبَ وُجُوهُهُمْ فِي

النَّارِ يَقُولُونَ يَلَيْتَنَا أَطَعْنَا اللَّهَ وَأَطَعْنَا

الرَّسُولَ ۚ وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَلِبَرَاءِ نَا

فَاضَاوْنَا السَّبِيلَ ۚ رَبَّنَا آتِنَهُمْ فِضْلًا مِّنَ الْعَذَابِ

وَالْعَذَابُ لَعْنًا كَبِيرًا ۝ (الاحزاب ۶۸)

جس روز ان کے چہرے آگ بر الٹ پلٹ کئے جائیں

اس وقت وہ کہیں گے کہ ”کاش ہم نے اللہ اور رسول کی

اطاعت کی ہوتی“ اور کہیں گے ”اے رب ہمارے ہم نے اپنے سرداروں

اور اپنے بڑوں کی اطاعت کی اور انہوں نے ہمیں راہ راست سے بے

راہ کر دیا۔ اے رب ان کو دہرا عذاب دے اور ان پر سخت لعنت کرے“

حدیث دل

۳

اگر آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتے ہیں تو اسے ضرور پڑھیں۔

سخن شناس نبی دلیبرا... ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی

۸

ان کے لئے جو واقعی بات سمجھنا چاہتے ہیں۔
ایک علمی تحریر۔

اللہ اور خدا

۱۶

محمد انور علیہ السلام لفظ "خدا" کی شرعی حیثیت بتاتے ہیں۔

قرآن کو ذریعہ معاش نہ بناؤ

محمد یادی ابن محمد داؤد ۴۶

قرآن اور فائزہ کو روٹی کھانے کا ذریعہ بنانے والوں کو بھلے لمحہ فکر!

یہوں کفر از کعبہ بخیزد... کجا ماتہ مسلمانی

ادارہ ۱۸

علماء دیوبند اپنے بیان کردہ عقائد کے آئینے میں، ہم کہتے تو شکایت ہوتی۔

سن تو یہی! ۲۲

عب القادر سومرو ایک بار پھر اپنی تحقیقی کاوش کے ساتھ حاضر ہیں۔

آخری صفحہ

صفحہ آخر

میل اللہ تاخیر سے کیوں شائع ہوتا ہے، طارق نسیم اپنے دکھ مٹاتے ہیں

تجوید کے کو متحرک رکھنے اور رحیل اللہ
کی اشاعت ممکن بنانے کے لئے ہر ماہ
کچھ نہ کچھ مالی تعاون ضرور فرمائیے۔



مدیر مسئول — ابو عبد اللہ



نائب مدیر — طارق نسیم



یہ پروجیکٹ ایم ایم ایم کے



تمام اشاعت و اذکار

۲۰۰۵ء - مئی - گلشن رفیع

ملیر کراچی - ۲۳

آپ کو اپنے نبی ﷺ سے محبت کا دعویٰ ہے تو.....

کیا آپ کو اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) سے محبت ہے۔ اگر آپ مسلمان ہیں تو یقیناً آپ کا جواب اثبات میں ہوتا۔ ہر محبت مسلمان اسلام پر جو اپنے پیارے رسول ﷺ سے محبت نہ کرتا ہو۔ اور اس لئے بھی کہ مالک الملک رسول کا حکم بھی ہے۔

”تم رسول سے محبت کرو۔ میں تم سے محبت کروں گا۔“

لیکن آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ اس سے محبت کے آثار کیا ہیں۔؟ غلامِ خواری نہ بنانا، دعویٰ تو کسی کام کے نہیں۔ اگر آپ اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی محبت کے سچے دعویدار ہیں تو پھر آپ کے عمل زندگی سے بھی اس محبت کا اظہار ہونا چاہئے۔

آپ کا ہر عمل اس بات کے گواہ ہے کہ آپ نہ صرف اپنے رسول سے سچی محبت کرتے ہیں بلکہ ان کے حق پر کار بھی ہیں۔ چاہے وہ ازار کی ٹھنڈ سے منہ کی کا معاملہ ہو یا دالھی کے مقدار کا۔ وہ دنیاوی لین دین کے کوئی بات ہو یا کوئی خالص دینی معاملہ۔ آپ کی گفتار سے آپ کے کردار سے اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی محبت کا ثبوت ملنا چاہئے۔

نبی کریم ﷺ، لاکھوں گردوں صلوٰۃ و سلام ان پر جو جسم اخلاق و دیگر غلوں تھے آپ کا انداز تبلیغ اپنے قوم سے جو سرتاپا کفر و شرک میں ڈوبے ہوئے تھے، اظہارِ نفرت و بیزاری سے ہونے لگے بلکہ پھر وہ وردِ منہ کی اور محبت و شفقت کے جذبات لئے ہوئے ہوتا تھا۔

حکایت تبلیغ یہ ہے کہ کسی کو خلاف سنت و مخالف قرآن عمل کرتا دیکھ کر پیار و محبت، غلوں و غمگساری کے جذبات کے ساتھ بات سمجھائیں، چاہے وہ اس وقت قورقے طور پر قرآن و حدیث کے بات سمجھ نہ پائے تو آپ کی سبھی باتیں ماننے پر تیار نہ ہو لیکن گفتگو کا دروازہ ضرور کھلا رہے گا۔ آج نہ سہی سہی اگر کوئی کتاب اللہ و حدیث رسول کی بات ماننے پر تیار نہ ہو کوئی بات نہیں پھر آئندہ کبھی سہی سہی ہمارا فرض تو اپنے نبی کے سنت کے عین مطابق صرف حق بات کا پہنچا دینا ہے۔ کوئی ماننے یا نہ ماننے اس کے مرضی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اپنے نبی ﷺ سے مخاطب ہو کر فرمایا، اے نبی آپ اپنے جانے کو کیوں ہلکان کرتے ہیں، آپ کا کام تو میری حق بات کا پہنچا دینا ہے ہدایت دینا یا نہ دینا ہمارا کام ہے۔

ایک مسلمان نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ نبی کریم ﷺ کا اخلاق کیسا تھا۔ ام المومنین نے فرمایا ”قرآن پڑھ لو اس سے ویسا ہے تھا“ یعنی نبی کریم ﷺ کو حیاتِ طیبہ خلاق قرآن کا چٹا پھرنا پاکیزہ نمونہ تھی۔ اور فلاں ہے کہ ہمارے اور آپ کی غمگساری کا دار و مدار اس پر رسول ﷺ اللہ علیہ وسلم پر بھی تو ہے۔

(ابو عبد اللہ)

خلق آجید فی ما آرد حتی الخی ختم ماعنی طاعه بطولہ
 الا ان یکون حیثہ اور ما استوفی حاد لحم ختم بر
 فاحه در جس او نشنا اهل لغیر الله ہے
 جب ان چیزوں کے حصہ کوئی اور چیز دلم نہیں
 اور نہ اس کے کو حلال کرنا ہے نہ اس کے

عزیز سے یوں جب احادیث کو برکھنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ اسکی اسناد پر کسی ۳۱ کو کتب الرجال میں
اعلام حکم شافعی ابن حبان نسائی بیہقی بن عیینہ یحییٰ بن عیینہ احمد بن حنبل رحمہم کے یہاں
کو تو ہوں اسے صحیح ہیں۔ ایسے شخص کو مشرک ثابت کرنے کا حلف یہ مطلب ہے کہ ہمیں ان کتب کو
حدیث قرار دینا پڑیں گا۔ یہاں ایک مشرک نقاد محدثین سے اپنی بدعتیگی چھپانے میں کامیاب ہو گئے
اور امام احمد بن حنبل سے عین کھنکھ ہے۔ جہاں ہم محدثین کا حلف بن شداد کرتے ہیں وہ
مشرک حوں۔ یہاں ہم نام لیتے ایک کبر کے واسطے سے امام غزالی کا مشرک جو دعویٰ ہوا ہے۔ آری ایسا کہ
تو ہر فرد صاف و سوائے نکاح سے کفر کا ذریعہ کیا جاتا ہے۔

کیا اعدین جنہیں ان کو مشرک مان لینے کے بعد نبی پاکؐ کی احادیث کا عظیم مجموعہ ضائع
 نہیں ہو جائے گا۔ اور منکرین حدیث کے یہ بھی کہ کائنات پر مہر ثابت نہ ہو
 کہ حدیث حجت نہیں۔ اگر حجت ہو تو ضرور محفوظ ملو تو حدیث کا مؤثرہ
 ذخیرہ بھی ساروش ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس فتنہ سے بچائے
 اہالیان۔ مسیح زحید محلہ ترخید آجار بلاق شہنشاہ

سخن شناس نئی دلبر

ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی

کہ مرد سے کے ذہن کے بعد اس کی روح اس کی دنیا کی قبر میں اس کے مردہ جسم میں واپس لوٹا دی جاتی ہے وہ زندہ ہو کر دیکھنے سنتے لگتا ہے یہ بالکل صحیح عقیدہ ہے کیونکہ اس عقیدے کے حق میں حدیثیں موجود ہیں اور حدیث قرآن کے حکم کو منسوخ کر سکتی ہے اس بات کے ثبوت میں کہ حدیث قرآن کو منسوخ کر سکتی ہے ائمہ اربعہ مابک و دیگر محدثین النصار میں اللہ تعالیٰ نے ساری ان خواہشیں کو رد کر کیا جیسا کہ انسان پر نکاح کے لئے حرام ہیں اس کے بعد قرآن کا
وَأَجَلٌ لَّكُمْ مَا دُونَ ذَلِكَ

النسائی ۲۴

ترجمہ اور ان کے علاوہ ساری طور پر نکاح کے لئے حلال ہیں۔ لیکن نئی کی حدیث نے قرآن کا یہ فیصلہ منسوخ کر دیا اور کہا کہ اگر کسی کے نکاح میں بھوپ بھی ہے تو وہ اس میں بھی اس کے ساتھ اس کی بھتیجی کو اپنے نکاح میں جمع نہیں کر سکتا۔ ڈاکٹر صاحب نے اس طرح ثابت کر کے کہ اگر شمس کی کو دیکھو قرآن کے حکم کو حدیث نے منسوخ کر دیا حالانکہ یہاں بھی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نے قرآن کے حکم کی تفسیر کرنے کے بجائے قرآن کے حکم کی تشریح کی اور یہیں مذکور ہے اور بتلایا ہے کہ ان حرام رشتوں کے علاوہ مادی خواہشیں سے نکاح ہو سکتا ہے سب حلال ہیں۔ پھر بھی اور بھتیجی بھی ایک ایک حلال ہیں مگر ان کو ایک ساتھ جمع نہیں کیا جاسکتا یہ قرآن کے حکم الہی کی تفسیر ہے تفسیر یقین ہے۔

(۳) کراچی میں اس ملاقات کے بعد نور علی صاحب علیہ السلام کے اجتماع میں ڈاکٹر شفیق الرحمن صاحب تشریف لائے اور وہاں ایک جھگڑا میں احمد بن حنبل سے متعلقہ کتب شروع کی مگر گہرا والا کے عالم معاویہ صاحب جو اس وقت موجود تھے کہنے لگے مجھے ڈاکٹر شفیق الرحمن کے کہنے دیجئے۔ میں نے ان کی بات مانی اور وہاں سے سید چلا آیا۔

ایک شخص جس کا عنوان ہے ڈاکٹر عثمانی اور ان کے ساتھیوں کے نام ملاحظہ کیجئے کہ ہم حضرات کی طرف سے جو آیا مسجد توحید بلاک بندہ جگہ شہر کے ذریعہ اپنی شناخت کروا رہے ہیں مجھ تک پہنچی ہے اور امر ہے کہ ہم کا جواب دیکر حقیقت واضح کر دی جائے۔ ایسی تحریریں جن کے لکھنے والے اپنا نام نہ لکھتے کریں اس لائق نہیں ہوتیں کہ ان کا جواب دیا جائے۔ لیکن جھگڑے آنے والے ساتھیوں نے بتایا ہے کہ دراصل یہ ڈاکٹر شفیق الرحمن صاحب کی تحریر ہے جو قلعہ کل جھنگ میں مقیم ہیں۔ بعد میں تحریر کی تھیں ہو گئی ہے عزیز کی معلوم ہوتا ہے کہ اپنے ساتھیوں کے اقوال سے کایا منظر بھی سامنے آیا ہے اور پوری بات سمجھنے میں آسانی ہو۔

(۱) ۸۔ سال پہلے ڈاکٹر شفیق الرحمن صاحب نے جو اس وقت بھادپور میں مقیم تھے اپنے استاد پروفیسر عبداللہ صاحب کے دلائل کے ساتھ ایک تحریر بھی اور ثابت کر کے کہ اگر شمس کی کو تو یزید گستاخ نہیں ہے بلکہ بعض تعویذ جائز ہیں اور اس کے دلائل یہ ہیں اور ہمارے لکھے ہوئے مختلف تعویذ گستاخ ہے۔ میں یہ یہ خامیاں ہیں۔ ان کی اٹھائی ہوئی باتوں کا جواب دیا گیا آخر کار جب الحمد للہ حضرت کی طرف سے جن میں شاہ محمد ربانی اور پروفیسر صاحب بھی شامل تھے ایک کتاب شائع ہوئی جس کا نام "تعویذات قد علیہ کی حقیقت" اور اس میں دلائل سے ثابت کیا گیا کہ تعویذات کی یہ شمس کا نہ لغت جس کو بڑے بڑے قد آور ائمہ حدیث علماء اور ان کے پیشوا اولی اللہ و پوری ملک برابر جائز کرتے چلے آ رہے ہیں حالانکہ شمس ہے۔ چاہے یہ تعویذ قرآنی ہو یا غیر قرآنی، اس کے بعد اس مسئلے میں ڈاکٹر شفیق الرحمن صاحب کے ساتھ کوئی پیشہ رفت نہ ہوئی۔

(۲) ڈاکٹر شفیق صاحب کراچی تشریف لائے اور ملاقات کے وقت یہ عرض کیا کہ امام احمد بن حنبل سے جو یہ عقیدہ بجا ہے

اس واقعہ کے ایک روز بعد عبداللہ بن مسعود کے اجتماع میں
 ڈاکٹر صاحب ایک دستکری کے ساتھ تشریف لائے۔ میرا خیال
 تھا کہ وہ یہاں مجھ سے ضرور بات کریں گے تقریر کے بعد ان میں نے
 قرآن وحدیث کا عقیدہ اور احمد بن حنبل کے اس سے اختلاف کا ذکر
 کیا لیکن ڈاکٹر صاحب اور ان کے ساتھی نے کوئی بات نہ کی۔

ڈاکٹر صاحب کی خاموشی کے بعد اب ڈاکٹر شفیق الرحمن صاحب
 کا یہ خط آیا ہے جو آپ کے سامنے ہے آپ دیکھ رہے ہیں کہ ڈاکٹر
 صاحب نے اس خط میں صاف اور جرات مندانہ رویہ اختیار کر کے
 یہ نہیں کہا کہ امام احمد بن حنبل کا یہ عقیدہ کہ اسی دنیاوی قبر میں دفن
 کئے جانے والے مرنے کے جسم سے نکالی جانے والی روح پھر واپس
 لوٹا دی جاتی ہے وہ زندہ ہو جاتا ہے نہ کہ جتنے اور سننے لگتا ہے اور اس
 کے گھر والوں کے اعمال اس پر پیش کئے جاتے ہیں بالکل صحیح ہے یہی
 عقیدہ سیرا بھی ہے اور میرے سارے ہم مسلک ائمہ حدیث حضرات
 کا یہی اور اسی کو ابن تیمیہ، ابن قیم، ابن کثیر، ابن حجر نے اپنا عقیدہ
 بتویا ہے اور اس کے لئے قرآن وحدیث کے دلائل یہ ہیں ایسا انکو

کرتے تو یہ عین حکم الہی کے مطابق ہوتا۔
فَإِنْ تَنَادَّوْا فَلْيَنْصَحْ

اللہ والٹر رسول (النار آیت ۵۹)
 سوچئے اگر کسی مسئلے میں تمہارے درمیان اختلاف ہو جائے
 تو (نہیے) اس کے لئے قرآن اور رسول (سنت) کی طرف اس مسئلہ
 کو لوٹا دو۔

لیکن احمد بن حنبل اور اپنے ہم مسلک حضرات کے عقیدے
 کے ثبوت میں قرآن اور حدیث کے دلائل نہ یا کر ڈاکٹر صاحب نے
 جو عجیب و غریب رویہ اختیار کیا ہے وہ یہ ہے کہ امام احمد بن حنبل
 کے جس عقیدے کو تم کفر مانتے ہو وہی عقیدہ تو امام ابو حنیفہ کا بھی ہے
 جسے الفقہ الاکبر ان اس عبارت سے عافیت ہے پھر تم امام ابو حنیفہ پر
 کفر کا فتویٰ لگانے کے بجائے کہتے ہو کہ تم ان کے ہم عقیدہ ہو۔
 اس کا جواب یہ ہے کہ دنیا کے سارے عقیدوں کا منقذ

قیل ہے کہ امام ابو حنیفہ کی کوئی کتاب دنیا میں موجود نہیں ہے
 ان کے متعلق جتنی صحیح باتیں ہیں وہ ان کے شاگردوں امام ابو یوسف
 اور امام محمد وغیرہ کی کتب میں موجود ہیں اور الفقہ الاکبر کے نام سے

جو کتاب ان سے منسوب کی جاتی ہے وہ ایسا منطبع بلقی کی لکھی ہوئی ہے
 اس سلسلے میں اہل حدیث عالموں کی عبارتیں پیش خدمت ہیں۔

نوٹ: ۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔

ان کی کتابوں میں صحیح حدیث
پر کسی کی روایتیں پائی جاتی ہیں اور عوام الناس کے لئے سخت مشکل
پیش آتی ہے کہ کس روایت پر عمل کریں اور کس پر نہ کریں کیونکہ اچھا
یہ کہ کوئی شخص حدیث کی ایسی کتاب مرتب کرنا جس میں صرف
صحیح احادیث درج ہوں امام بخاری کہتے ہیں کہ اس بات پر میرے
طلب کیا کہ میں ایسی کتاب مرتب کروں گا جس میں صرف صحیح احادیث
درج ہوں گی اللہ نے ان کو توفیق عطا فرمائی اور انہوں نے ۴۰ سال
شدید محنت کے بعد جامع صحیح البخاری مرتب کی اور اس
جامع صحیح میں اپنی پہلی کتابوں کی جو صحیح احادیث تھیں صرف
ان کو درج کیا باقی کو چھوڑ کر ثابت کر دیا کہ وہ روایتیں ان کے
صحیح کے معیار پر پوری نہیں اتریں اس طرح انہوں نے نہ جو سچا بھی کیا
اصلاح بھی کر لی اور یقین بھی کر دی اس لئے صحیح بخاری کے بعد
امام بخاری پر ان کی پیٹھ کی تحریروں پر کوئی مواخذہ نہیں کیا جاسکتا
امام ابو حنیفہ اور امام بخاری کے بعد ڈاکٹر صاحب نے قدم اور آگے
بڑھایا اور غار شمس اعلیٰ اور امیر معاویہ پر بھی اپنی کچھ کے لحاظ
سے فتویٰ لگادیا۔ اور اپنے فتوے کے حق میں یہ دلیل پیش
فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ مومن کا مومن
کو گالی دینا فسق ہے اور مومن سے قتال کرنا کفر ہے اسباب المسلم
فسوق و قتال کفر۔ تو ان حضرات نے آپس میں قتال کیا ہے اس
لئے حدیث نبوی کے لحاظ سے یہ کافر ہو گئے۔ تم بھی میری تائید
کرو اور ان پر کفر کا فتویٰ لگاؤ جیسے تم نے احمد بن حنبل پر فتویٰ
لگایا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے اس جہولین پر صرف یہ کہتے کو حق چاہتا
ہے کہ

محقق شامی نئی دلیل خطا اجتہاد دیا ہے تم پوری
بات نہیں سمجھ پاتے۔ اصل خرابی یہ ہے (بخاری نے) اسی
حدیث نبوی کو اصل بنا کر کہا ہے کہ دیکھو حدیث میں آتا ہے کہ مسلم
کا مسلم سے قتال کفر ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرمایا ہے
وَقُولِ لِلّٰہِ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ
یُشْرَکَ بِہٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ
لِمَنْ یَّشَآءُ

اللہ شرک کو معاف نہ کرے گا اس کے علاوہ
جس کو معاف کرنا چاہے بھگامعاف کر دے گا۔

وَاِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ
الْمُؤْمِنِیْنَ اُتَتْهُمَا فَاصْلَحُوا
بَیْنَهُمَا فَاَصْلَحَ الْاٰمَ وَ مِّنْ

اور اگر دو گروہ آپس میں قتال کریں تو ان کے
درمیان صلح کرادو اور ان قتال کرنے والوں کو مومن کا نام دے
کافر نہیں ٹھہرایا۔

وَقُولِ لِلّٰہِ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ
بِہٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ اِنَّ
طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اُتَتْهُمَا فَاصْلَحُوا
بَیْنَهُمَا فَاَصْلَحَ الْاٰمَ وَ مِّنْ

فولرمہ بخاری (عربی)

معلوم ہوا کہ حدیث کا یہ نسخہ - وقت لا کفر - سے جہاد
اس لئے نہیں بلکہ سخت ترین وعید اور ڈراو ہے۔ اصل کفر و فحش
عقیدہ کی قرانی سے ہوتا ہے پھر امام ابو حنیفہ اور صحابہ کرام پر اپنے
فتوے کی تائید موصوف نے یوں فرمائی ہے کہ قرآن ہی اس آیت کی
دوشنی میں یہ حضرات ہمیشہ سے لئے دور خلی اور اللہ کے غضب اور
لعنت کے مستحق ٹھہرتے ہیں اور وہ آیت یہ ہے
وَمَنْ یُّشْرَکْ بِمَا مِلَّ اَوْ تَعْبَدِ الْاَوْثَانَ
جَہَلَمَ خَلَالًا اَفَیْہَا وَ قَضَیْبَ الْاٰثَمَ
عَلَیْہِمْ وَلَعْنَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَبَیْہَا

(سورۃ النصار آیت ۶۳)

ترجمہ: اور جو شخص کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس
کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اصل پر لٹ لٹا ہوا
اور اس کی لعنت اور اللہ نے اس کے لئے سخت عذاب بھی کر رکھا ہے
یہ آیت بھی گزری ہوئی حدیث کی طرح پیش فرما کر ڈاکٹر صاحب
مجھے اپنے فتوے کی تائید دیا ہے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان
جنگوں کے قاتل اور قتل کی بارے میں کیا کہتے ہو تو میری نظر ان پر ہے
کہ آپ اس آیت میں صحت محمدؐ کے لفظ پر خود نہیں غور فرماتے
کبھی ایسی بات نہ کہتے۔ صحابہ اور صحابیات کے شجرات متعدد نہیں
بلکہ سبھی سادات کا قبیلہ تھے ڈاکٹر صاحب نے اس کے بعد بخاری اور
مسلم کی حدیث کا حوالہ دیا کہ دیکھو عبد اللہ بن مسعودؓ اور ابو موسیٰ اشعریؓ

میں مکالمہ ہوتا ہے اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کا فرمان اور قرآن مجید کی آیت سنتے ہوئے باوجود اپنا موقف تبدیل کرنے پر تیار نہیں ہوتے اور پافانہ ملنے کی حالت میں جن کو تبہم کر کے تاثر پڑھنے کی اجازت نہیں دیتے یا ہے اس حال میں ایک مہینہ ہی میوں نہ گزور جائے اب تم ان پر اللہ اور اس کے رسول کے انکار کی وجہ سے کفر کا فتویٰ کیوں نہیں لگاتے جب تمہارا کہنا یہ ہے کہ جو بھی اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ علم کے مطابق فیصلہ نہ کرے وہ کافر ہے اس طرح ڈاکٹر شفیق الرحمن صاحب نے اپنی سمجھ کے مطابق عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما پر بھی کفر کا فتویٰ لگا دیا۔ اس معاملے میں بھی ڈاکٹر شفیق صاحب نے بڑی جھلٹ فرمائی اور یہ سمجھ سکے کہ یہ سارا معاملہ قرآن کی حب ذیل آیت کے اس ٹکڑے اور التماس النساء کی تفسیر سے تعلق ہے قرآن و حدیث کا

ڈکڑا نہیں

وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ
أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنْكُم مِّنَ الْغَائِطِ
أَوْ لَمْ تُسَلِّمُوا النَّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً
فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا
بِرُءُوسِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ
عَفُوًّا غَفُورًا (النساء آیت ۴۳)

ترجمہ۔ اور اگر کبھی ایسا ہو کہ تم بیمار ہو یا حرم میں کوئی رقیع حاجت کر کے آیا ہو یا تم نے عورتوں سے لمس کیا ہو اور پھر پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے کام لو اور اس سے اپنے چہرہ و پاؤں اور ہاتھوں پر مسح کرو۔ بلے لک اللہ نرمی کے کام لینے والا اور سختی سے مبرا والا ہے۔

اور دالہ آیت کے اس ٹکڑے "اول التماس النساء سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کا مراد لینے تھے جس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور امام شافعی کا کہنا ہے وہ اس ٹکڑے سے جماع مراد نہیں لیتے تھے اس لئے پانی نہ ملنے کی صورت میں وہ وضو کی جگہ تیمم کو جائز سمجھتے تھے مگر جناب کے معاملہ میں وہ تیمم کے قائل نہیں تھے اور ان دونوں علم کی نیکی نے شہادت دی ہے یہ بخاری اس لئے ان کی بات کا فرائض ہے مبرا مسلم کی حدیث کا معاملہ تو ڈاکٹر صاحب نے جس حدیث کا فروغ دیا ہے اس کے آخر کے

ٹکڑے سے خود ان کے الزام کی تردید ہوتی ہے کیونکہ اس میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی لا شفعی کو جواب دیا کہ کیا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما کی اس بات پر بے اطمینانی اور بے یقینی کا اظہار نہیں کیا تھا دوسری بات ڈاکٹر شفیق الرحمن صاحب نے یہ کہی کہ اپنی پیش کردہ اس حدیث کے بعد دوسری حدیث جو عمر رضی اللہ عنہ کے اس طرح کے واقعہ کا ذکر کرتی تھی اس کو چھوڑ دیا ورنہ اس حدیث سے بھی وہ فتویٰ لگا سکتے تھے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما ہی نہیں عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما کی رؤس آتے ہیں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کی حدیث یہ ہے۔

(۴۲۴) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ قَالَ تَائِيَةُ بِنْتُ أَبِي سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَرْزَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ تَجَلَّأَنِي عُمَرُ فَقَالَ إِنِّي أَحْبَبْتُ قَلَمَ أَحَدِ مَاءٍ فَقَالَ لَا تَصِلْ فَقَالَ عُمَرُ أَمَا تَذَكَّرُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا أَنَا قُتِلْتُ فِي سُرِّيَّةٍ فَاحْبِسْنَا قَلَمَ أَحَدِ مَاءٍ فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تَصِلْ وَأَمَّا أَنَا فَتَنَبَّهْتُ فِي الْقِيَابِ وَصَلَّيْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا كَأَنْ يَكْفِيكَ أَنْ تَحْبِسَ بِبَيْدِيكَ الْأَمْرَ مَنْ تَدْرُسُ فَعَرِّضْ لِقَوْمٍ يَمْسَحُونَ بِرُءُوسِهِمْ وَجْهَهُمْ وَكَفْيُكَ فَقَالَ عُمَرُ اتَّقِ اللَّهَ يَا

عُمَرُ فَقَالَ إِنْ رَشَنْتَ لَمْ أُحْدِثْ بِهِ قَالَ الْحَكَمُ وَحَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْوَحْشِيُّ بْنُ أَبِي بَرْزَى عَنْ أَبِيهِ مِثْلَ حَدِيثٍ وَتَرَقَّأَلَ وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ ذَرِيٍّ فِي هَذِهِ السَّنَةِ الذَّيْءَ ذَكَرُوا الْحَكَمُ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ مَوْلَيْكَ مَا تَدْرُسُ لَيْتَ -

عبداللہ بن ہاشم عبیدی، مجاہد بن سعید القطان، شعبہ حکم نور سعید بن عبدالرحمن بن ابی بزرہ، عبدالرحمن بن ابی بزرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے جنابت ہوئی ہے اور پانی نہیں ملا۔ آپ نے فرمایا نماز پڑھنا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر میں میرے ممبر آپ کو پاؤں نہیں چھو رہا تو آپ لشکر کے ایک ٹکڑے میں تھے اور مجھ پر کچھ جنابت ہوئی اور پانی نہ ملا آپ نے فرمایا نہ پڑھی لیکن یہاں میں لوٹا اور نماز پڑھی۔

اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھے کاف
غدا اپنے دونوں ہاتھ زین پر مارنا پھوٹن کو جھانکنا اور
پھر روٹ لیا تو اس پر سحرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا اور خدائے

ڈر۔ عمار نے کہا اگر آپ فرمائیں تو میں یہ حدیث بیان نہیں
کروں گا، حکم بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے والد
سے قرطہ والی روایت کی طرح نقل کی ہے، اور بیان کیا کہ عمر
سے سلمہ نے قرطہ کے واسطے اسی اسناد میں جو کہ حکم نے
بیان کیا ہے عمر فاروق کا یہ قول نقل کیا ہے کہ ہم تمہاری روایت
کا راجح تم پر ہی قرار دیتے ہیں،

قرطہ حدیث مسلم مترجم ص ۲۵۳ جدول ثلثا لطبارہ
یہ حدیث ثابت کرتی ہے کہ جب عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے عمر سے
یہ کہا کہ میں اور آپ دونوں آج بھی جو گئے تھے آپ نے غبار
نہیں پڑھی لیکن میں نے مٹی میں لوٹ لگا کر تمہیں کر لیا اور غبار پڑھ لی
اور جب انہی کے سامنے یہ واقعہ آیا تو آپ نے مجھ سے فرمایا کہ مٹی میں
لوٹ لگنا صحیح نہیں تھا۔ تمہارے لئے میں کافی تھا کہ زمین پر
دونوں ہاتھ مارے پھر ان پر پھونک مار کر اپنے چہرے اور
سجلیلوں پر پھر لیتے۔ اس بات کو سن کر عمر نے سختی کے ساتھ
عمار کے بیان کو سمجھوٹ پر محمول کیا اور کہا اذین اللہ یا عمار
اور اے عمار اللہ سے ڈرو اور خود لیلۃ ما تیر لیتا

اسم باری روایت کا جو حدیث میں ہے یا اس میں یا اس میں
تے بھی اپنی یادداشت پر اقرار نہیں کیا اور کہا کہ اگر آپ نشر مائیں
قریب یہ بات بیان نہ کر دیں گا۔ اس سارے مقبول میں خلفاء راشدین
اہل بیت اور صحابہ بڑے اکابر شیوخ صاحب کتب و فضائل اور
معلومات کی کمی کی نشاندہی کرتے ہیں۔ کفر کا متوکی کوئی کھیل تو
نہیں ہے کہ جس کا دل چاہے دل بھلا پھرے۔ میں نے جس پر
فتوئی لکھا ہے پورے نبوت کے ساتھ لکھا ہے اس لئے میں نے
عقیدہ کو رد کرنے کے لئے دلیل لانے کے بجائے مجھے ڈرایا ہے
کہ اگر قرآن کی اس آیت

ومن لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم المفلکون
(المائدہ ص ۴۴)

ترجمہ ہذا رسول اللہ کے نازل کردہ فرمان کے مطابق فیصلہ نہ کریں۔
وہ سب کے سب کافر ہیں۔ ہم کو اصول بنا کر اس کے حکم کو ہر ایک
پر چسپاں کر دے۔ تو خلفائے راشدین، صحابہ اور اہل بیت
بھی نہ بچ سکیں گے۔ (مسند احمد) میں نے اس حکم کو مطلق
رکن کے بجائے فقید کر دیا اور صرف ان لوگوں پر لگا دیا جو باری پرست
مذہب کے تھے۔ یہ ہے امام احمد بن حنبل ۱۰۰ تبخیر ابن
ابن کثیر ابن جریر وغیرہ۔ تو یہ تو ہماری آنکھوں کے مارے ہمارے
سر کے تاج ہیں ان کی شان میں گستاخی ہم بھی بھی بدداشت
نہ کر سکیں گے ہر حال میں ان کو ہم پر قسم کا تحفظ دینا ہے اور ان
خلاف کسی بات کو نہ مانیں گے چاہے وہ قرآن اور حدیث ہی
کی بات کیوں نہ ہو۔ تحفظ اور وقایع کے اس منصوبے کے ماتحت
ڈاکٹر صاحب نے محمد بن اسماعیل بن یحییٰ کی تصانیف کا نوٹ دے کر پیش
کرنے کی کوشش کی ہے کہ کتاب الصلۃ امام احمد بن حنبل
ہی کی کتاب نہیں ہے بالفرض یہ بات مان بھی لائی جائے تو
کیا فرقہ دافع ہوتا ہے۔

کسی نے نہیں کہا کہ کتاب الصلۃ کے متن کے اندر
امام احمد بن حنبل کا نام ہوا ہے عقیدہ موجود ہے جو کچھ لکھا ہے
وہ یہ ہے کہ کتاب الصلۃ پر حاشیہ لکھ کر شائع کر لے والے
مصری المحدث عالم محمد حامد الغفقی نے کتاب الصلۃ کے مقدمہ میں
کتاب کی عبارت سے پہلے طبقات جناب کے حوالے سے امام احمد بن حنبل
کا عقیدہ بیان کر دیا ہے اور بتلادیا ہے کہ امام کے اس عقیدے کو
اپنانے کے بعد اگر کوئی شخص ان کے بتائے ہوئے طریقہ پر
نماز پڑھے گا تو وہ راہ راست کو پالے گا۔

اب اگر کتاب الصلۃ امام احمد بن حنبل کی نہیں ہے تو
بھی کیا فرق۔ پڑتا ہے طبقات حنابلہ اور دنیا کی ساری کتابیں ان
کے عقیدہ پر لکھی ہیں یہ بات بھی اب غارت سی بن چکی ہے کہ جس بات
کی تائید ممکن ہو سکے اس کا سہرے سے انکار ہی کر دیا جائے جب کہ
جس اثر شمارہ مند میں مسند احمد کی روایتیں لکھ کر ثابت کیا گیا ہے کہ
امام احمد بن حنبل اور ان کے بیٹے عبد اللہ نے شیعہ کا راجح کیا ہے
اس وقت سے یہی سننے میں آ رہا ہے کہ مسند احمد امام احمد کی کتاب ہے
جہاں لکھ دینا کے لئے تفسیر لکھنے والوں نے ہر جگہ اپنی تحریریں

شیخ ہادی نے اس کی ہر بات پر حوالہ دیا ہے، اور ان کے حوالہ پر وہ شیخ کو مومن قرار دیا ہے۔
 امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے تلامذہ میں سے ہیں۔ ان کے تلامذہ میں سے ہیں۔ ان کے تلامذہ میں سے ہیں۔
 امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے تلامذہ میں سے ہیں۔ ان کے تلامذہ میں سے ہیں۔ ان کے تلامذہ میں سے ہیں۔

اس تعلیم کی تشریح و توضیح کرتے ہوئے حوالہ جو ان کے لئے آمادہ کیا گیا ہے اور تاکہ لوگ غور و فکر کریں (آیت ۴۲ سورہ النمل)

لیکن اگر شفیق صاحب کا کہنا یہ ہے کہ "ہمیں" حدیث نبوی قرآن کے حکم کو منسوخ کر سکتی ہے اور اسی لئے انہوں نے سورۃ الانعام کی یہ آیت پیش فرمائی ہے حالانکہ قرآن کی اس آیت میں کلمہ "ہم" کے لئے پیسہ کی حرام چیزوں کی تفصیل اللہ تعالیٰ نہیں بیان کر رہا ہے بلکہ صرف ان حرام چیزوں کا ذکر کر رہا ہے جن کو عرب کے مشرکوں نے حلال کر لیا تھا اور دن رات انہیں حلال سمجھ کر کھاتے پیتے تھے۔

مگر صاحب کی ان ساری کادشوں کا مدعا یہ ہے کہ وہ یہ ثابت کر دیں کہ امام احمد بن حنبل کا عقیدہ یہ ہے قرآن کی آیتوں کے خلاف ہو سکتا اس کے حق میں روایتیں موجود ہیں اور چونکہ حدیث قرآن کے حکم کو منسوخ کر سکتی ہے اس لئے تم نے قرآن پر اعتقاد کر کے جو عقیدہ بنایا ہے وہ صحیح نہیں ہے بلکہ منسوخ ہے صحیح عقیدہ امام بن حنبل کا ہے جس کی تائید روایتوں سے ہو رہی ہے اور امام احمد بن حنبل وہ امام ہیں جن کی جلالت شان پر ساری کتب اسرار جمال گواہ ہیں۔

ہمیں اقربا ہے کہ یہ دراصل امام احمد بن حنبل کی شخصیت کا جادو اودان کے عقیدے کی کرشمہ نگاری ہے کہ وہ شیعیت کے عقیدے اور اس کی ایجاد کردہ تاریخ اسلام کی حمایت میں روایتوں پر مودعہ لائے چلے گئے اور موصوعات کا ڈھیر لگا دیا لیکن کسی میں یہ ہمت نہ ہوئی کہ وہ واقعی ابن سعد یا حاکم کی طرح ان کا نام لے کر تنقید کا ایک حرف بھی اپنی زبان سے نکال سکے حالانکہ مذکورہ شخصیات کے شیعیت کی حمایت کی ہر روایت اور اس سے کچھ بھی زیادہ ان کے مسند احمد بن حنبل میں موجود ہیں تنقید تو دوسری بات ہے ان کو تو ہمیشہ ہر بات میں تحفظ دیا گیا اور ان کے ذمہ میں کوئی دقیقہ اٹھانہ رکھا گیا۔

اس حقیقت کا ثبوت ہم اس سے پہلے بھی اپنی کتابوں اور رسالوں میں دے چکے ہیں اور اسی سلسلے کی ایک اور بات یہ کہ سائنس نے یہ فیصلہ مسند احمد کے شارح شبیر احمد ازہر میرٹھی کا ہے جنہوں نے مسند احمد بن حنبل کی شرح لکھنے کے لئے زندگی وقف کر دی ہے۔

نوٹ عبارت مقدمہ شرح مسند احمد بن حنبل مولفہ شبیر احمد ازہر میرٹھی ص ۱۱ "تحریر کردہ حافظ حبیب اللہ ندوی" یہ سب کچھ واضح ہو جانے کے باوجود خاکٹر شفیق الرحمن صاحب کا اصرار ہے کہ کتب اسناد رجال کے تعدادیوں سے بالکل تعرض نہ کیا جائے اور ان کی ہر بات جوں کی توں مان لی جائے ورنہ جیسے یہ کتابیں دیکھ کر پڑھیں گی اور حدیث کا علم ختم ہو جائے گا لیکن یہ سچی بات یہ ہے کہ اگر شروع ہی میں یہ عقیدہ اور سبائیت کا پرچار کرنے والے راویوں پر قرآن و حدیث کے فیصلے کے مطابق حکم لگا کر انہیں میدان روایت سے خارج کر دیا گیا ہوتا تو دنیا پر برباد نہ ہوتی اور جن حدیث کی صداقت پسندی اور حق گوئی کو چارہ پانڈ لگ جاتے۔

نوٹ ۱۲ و ۱۳ تاریخ التقلید مرتبہ حکیم محمد اشرف شاد ص ۱۱ (امام احمد بن حنبل)

امام صاحب کی خود نوشت تصنیف تاریخ کا آخری

فیصلہ ہے کہ دوسرے مذاہب کی تصنیفات تو دنیا میں موجود ہیں مگر امام مالک کی کتاب کی اپنی قلم سے لکھی ہوئی، کوئی چھٹی یا ہفتمی تصنیف اس زمین و آسمان کے درمیان موجود نہیں۔
 نوٹ ۲۰۸ توحید خالص مصنف میر حبیب اللہ صاحب

مذہب احمد اربعہ
 نیز ائمہ اربعہ کا بھی یہی مذہب ہے۔ امام ذہبی نے کتاب الغلو میں چاروں ائمہ سے ثابت کیا ہے۔

مسک امام ابو حنیفہ: رقاما الامام ابو حنیفہ فقال عن ابی مطیع البلخی صاحب الفقہ الاکبر قال سألت ابی حنیفہ عن یقول لا اعرف لہی

ذہبی نے امام ابو حنیفہ کا مذہب بروایت ابو مطیع بلخی صاحب الفقہ الاکبر بیان کیا ہے، اگر یہ کہتا ہے میں نے ابو حنیفہ سے پوچھا وہ شخص کیسا ہے جو کہ میں نہیں جانتا کہ رب

اللہ اور خُدا

اسم اللہ کے مقابل "نام خدا کی شرعی حیثیت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلِ لِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ وَأَدْعُوا بِهِ أَزْوَاجَ الدِّينِ
يَلْحَدُونَ فِي أَسْمَائِهِمْ سَبًّا جَعَلُوا مَا كَانُوا يَكْفُرُونَ
(الاعتراب: ۱۸۰)

پس اللہ ہی کے اسمے اپنے نام ہیں۔ صوابی نہیں
اسے اسے پکارو اور ان لوگوں کو جمع کرو جو اس کے ناموں میں
الکھاد کرتے ہیں، انہیں اپنے اس عمل کی پاداش میں ہرزہ
سزا دی جائے گی۔

انسان کی تاریخ میں اکثر ایسا بھی ہوا ہے کہ غلط تصورات ایک
مخصوص عقیدے میں داخل جانے کے بعد ایک مخصوص لفظ کی شکل
اختیار کر کے زبان زدِ عام و عامیہ ہو گئے ہیں۔ مراد ایم کے ساتھ
یہ الفاظ لوگوں کے دل و دماغ میں کچھ اس طرح راست اور درست
ہو گئے ہیں کہ ان کا بدلنا اور بدلنے کی کوشش کرنا کوئی آسان کام
نہیں ہے۔ خاتمہ کعبہ کو پتھر کے ٹکڑوں سے
سکرتے والے لوگوں نے رقتہ رقتہ انہی محبموں کو اپنا معبود و کعبہ بنا
بنا والا اس حالت میں اس پر زلف نہ گزرتے اور پتھر کے خداؤں کے
پرستش ان کا دین بن گیا جس سے ان کی دل بستگی اور عقیدت اسی
قدر مضبوط تھی کہ جب سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے ان کے پتھر کے
خداؤں کو توڑ ڈالا تو ان کی قوم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف
سے قومی دلائل کو براہین سن کر اپنے دلوں کے اندر مانتے کے باوجود
مشتعل ہو کر اپنے خداؤں کو تہمتیں لگنے والے ابراہیم کو آگ
میں جلا دینے کا فیصلہ کر لیا۔ پھر وہم دیکھتے ہیں کہ بیت اللہ جس کی
تیسرے حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے صلہ کر کے تھی
اور توحید کی شمع کو روشن کیا تھا رقتہ رقتہ پتھر کے خداؤں سے

بھرا جانے لگا جس کو بھی چاہا ایک خدا کو پتھر کی جہان سے
تراش کر خان کعبہ کی زینت بنا دیا۔ یہاں تک کہ جہالت کی طویل
تاریکیوں کے بعد جب شیعہ اسلام پھر روشن ہوئی تو اس روشنی میں
ہادی برحق رحمۃ العالیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتمہ کعبہ
میں تین سو ساٹھ خاموش خداؤں کی محفل دیکھ کر لوگوں کو
شرک و گمراہی سے نکالنے اور ایک اللہ کی بندگی اختیار کرنے کی دعوت
دی تو چالیس سال تک حضور اکرم کو "مصدق" اور "امین" کہنے والی
قوم کی زبانیں یہ کہیں سحر "اور کتاب" میں کلمات اکتھے نکلیں لگوا
چالیس کے ظلم پرورش پیر ایک ایسی کاری ضرب نکلی کہ چالیس
انداس کے تمام کارندے بدحواس ہو گئے۔ یہاں یہ بیان کرنا بھی دلچسپ ہے
بلکہ یہ کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام ہن کی پرورش قریون کے
محل میں چوٹی تھی دین حق نے کراس کے پاس آئے تو انہیں بکھلا دیا
کہہ کر فدا کا عویدہ اس قدر بکھلا دیا کہ بدحواس ہوا کہ پہلے تو اس
نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جادو گروں کا سردار قرار دینے ہوئے کہا
تاکہ اسے موسیٰ تم اپنے جادو کے قور کے مجھے ملک بدر کرنا چاہتے ہو
پھر موسیٰ علیہ السلام پر اپنے احسانات پرورش جتا کر بولا موسیٰ
تم کا قریب و ناخبر ہے ہو۔

اس طویل قید سے حرث ایک حقیقت کو فاسد کرنا مقصود ہے
یعنی ایک عقیدہ ایک دہم اند ایک باطل عقیدہ کو لئے ہوئے ایک
قوم پر اگر طویل زمانہ گزریاٹے تو اس پر جہالت اور گمراہی کے پردے
پر تانہ رستا ہو جاتے ہیں ان کے دل سخت ہو جاتے ہیں اور اس
دورسل عقائد کا بالکل بختہ قرار پختہ ترین ہو جاتے ہیں اور اس
عالم جہالت میں جب بھی اللہ کی طرف سے کوئی ہادی انا کے پاس
آیا وہ اس کی جان کے دشمن ہو گئے یہاں تک کہ بعض انبیاء کو کام کو

اب ہم قرآن کریم کی اس آیت کی طرف رجوع کرتے ہیں جو ہم نے
اس مضمون کی ابتدا میں درج کی ہے آیت سے الفاظ "الَّذِينَ
يَلْحِظُونَ فِى اَسْمَائِهِ" پر غور کرتے ہیں جس کے معنی "اور جو
لوگ اللہ کے اسماء میں اٹھا کر رہے ہیں" عربی زبان میں اتحاد واحد
سے لفظ کو لکھتے ہیں جو تشریف لے کر چوک کر نہیں اور مانگا ہو۔ اس کا
اظهار ابن عربی کرتے ہیں "أَلْتَحَدَّثُ الشَّهَدَةَ الْقَدْرُ"
یعنی تشریف لے جانے سے اتحاد کیا۔ اللہ کے نام اسماء میں اٹھا
کے یہ معنی ہیں کہ ایسے ناموں سے پکارا جائے جو اس کے شایان شان نہ ہوں
جس سے ان کی ذات و صفات اور صفت میں سبب، الوہیت، علمیت
راوی پر کوئی عیب یا نقص واقع ہوتا ہے۔

اللہ کو خدا یا خداوند تعالیٰ کہتے ہیں اس کی ذات و صفات
پر کیا حریف آئے ہیں؟ اس کا جواب ہمیں تین سوالات پر غور کرنے
سے مل جاتا ہے۔

پہلا سوال یہ کہ اللہ کی کتاب قرآن کریم میں ہمیں بھی "خدا" کا
لفظ وارد ہوا ہے؟

دوسرا سوال یہ کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے
تشریف دار حیات طیب میں ہمیں اور کبھی "خدا کا نام اللہ کے لیے
لیا ہو؟" احادیث شریفہ کے کسی مجموعہ میں خدا کا نام آیا ہو؟
تیسرا سوال یہ کہ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم جو کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے نزدیک ترین خاں شامہ معتمد ترین صحابہ تھے کیا ان میں سے
کسی نے "خدا کا لفظ رائج کیا تھا؟"

ان تینوں سوالوں کے جوابات بلاشبہ نفی میں ہیں تو پھر ہم
کیسے نشت لہو کی پیروی کے دعویدار ہو سکتے ہیں جب ہم اللہ ہی کا
نام خلافت قرآن و خلافت سنت اہل بیت پر حق ہیں؟ یہ نام پھر کس
ساتھ سے داخل ہو کر ہمارے دل و دماغ میں پیوستہ ہو گیا؟ اس کا
جواب یہ ہے کہ یہ نام ایران کے قدیم آتش پرستوں کے باطن تصور
کی پیداوار ہے اور ایرانیوں نے قبول اسلام کے بعد بھی اس نام کو برقرار
رکھا۔ تاہم ایسا کرنے میں ان کی نیت میں خرابی نہ تھی۔ علاوہ بریں
مغلیہ عہد کا دور میں فارسی کے سرکاری زبان ہونے کی وجہ سے بھی
لفظ "خدا" کا رواج ترقی کر گیا۔ آج بھی جب کہ قبل از اسلام ایرانیوں
کے "خداؤں" کے متعلق کراتے ہیں۔

اس کا مختصر تاریخی یہ ہے کہ قدیم ایرانیوں میں ہستی باری تعالیٰ
کا تصور موجود تھا۔ جب وہ اس بحث میں پڑے کہ یہ ہستی سے کہاں ہے
انہوں نے جو حقیقت پران کی عقل و فکر نے تقید ڈالی انہوں نے یہ نتیجہ اخذ
کیا کہ وہ ذات باری تعالیٰ "خود بخود" آگاہ اور اسی تصور کی نسبت سے
اس ہستی کو خود و خدا کہنے لگے۔ لیکن جب انہوں نے اس دنیا میں
خیر و شر کا تصادم دیکھا تو ان کے ہی میں یہ بات آئی کہ خدا خالق خیر
ہے، شر کا خالق نہیں ہو سکتا۔ تب انہوں نے دو خداؤں کا نظریہ کو فر
قبول کر لیا لیکن اس کے خدا کو نیرداں کا نام دیا اور دوسرے کے خدا کو "اہرمن"
کہنے لگے۔ اسی مقام پر گفتا نہ کیا کہ ایک اور خدا کی ضرورت محسوس کی
جو خیر و شر کے خداؤں پر شگافی اعلیٰ ہو۔ اس کا نام انہوں نے میتران
رکھا۔ لفظ خدا کے پس منظر میں جاتے ہیں بعد آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا
کہ اس لفظ کے ساتھ مزید خداؤں کا تصور وابستہ ہے اور ہمارے اللہ
کے لئے یہ نام اس کی شان پر حق ہے چونکہ فارسی کے ساتھ ہمارا اچھا
فاصلہ تاریخی اور ثقافتی تعلق رہا ہے اس لئے اللہ کا فارسی ترجمہ و خدا
ہماری زبان پر بھی جاری و ساری ہو گیا اور اس میں کوئی قیاحت نہ
محسوس نہ کی گئی۔ ہمارے علماء و دانشور، مفکرین، مفسرین، ائمہ علمین
اس طرقت سے کہ وہ نام جو آتش پرستوں نے مختصر مشرکانہ عقائد تصور
کی بنیاد پر ایجاد کیا تھا اپنے اندر بھی غریب و نفاذ رکھتے ہیں۔ یہی
اہل فکر و نظر نے اس کی طرف توجہ دی۔

اب ہم اسم ذات کی طرف آتے ہیں جو باری تعالیٰ نے اپنے
لئے جمعوں کیا ہے۔ "ذات العلّیّین" کا اسم ذات اللہ اور باری اس
کے جیسے بھی نام ہیں اللہ نے خود انہیں اسناد الحسنى یعنی اچھے
اچھے نام کہا ہے جن کی تعداد تین سو سے متجاوز ہے۔ اسی اسم سے
اللہ نے اپنے تمام انبیاء اور مرسلین کو آگاہ کیا ہے جیسے حضرت موسیٰ
علیہ السلام سے خطاب فرمایا تھا۔ "یَسْمُوعِی اِنِّی اَنَا اللّٰہُ" اے موسیٰ
میں ہی اللہ ہوں۔ "اللہ اسم علم ہے جو اسم معرفہ (PROPER NAME)
کے زمرے میں آتا ہے اور اہل علم جانتے ہیں کہ اسم معرفہ کا ترجمہ نہیں کیا
جاسکتا۔ آپ اپنے نام کے ترجمہ سے اپنا تعارف نہیں کر سکتے۔ اگر آپ
پاکستان میں "العام اللہ" ہیں تو کیا یورپ پہنچ کر اپنے آپ کو "یورپ
آگاہ" (PROFESSOR GOD) کے نام سے تعارف کرانے لگے؟
اگر ایسا نہیں کر سکتے تو اللہ کا ترجمہ بھی محال ہے، بلکہ ان پر مانتا، راسخ
خدا نہیں ہو سکتے۔ اگر آپ یہ دلیل پیش کریں کہ پوری قوم اور اس کے علماء

چوں کفر از کعبہ برخیزد کچا ماند مسلمانی

ادارہ

علماء دیوبند اپنے بیانات کردہ

عقائد کے آئینے میں

ذیل میں دیوبندی مکتب فکر کے خود ساختہ عقائد خود ان کی کتاب ”عقائد علمائے دیوبند“ المعروف ”المعتقد“ کے قیود سے

چار پے ہیں۔

لیکن قرآن و حدیث کے سراسر اخلاف ان خود ساختہ عقائد کو پڑھنے سے پہلے مدرسہ دیوبند کے سب سے پہلے قارئین العفصل اور بانی دیوبند قاسم نانوتوی صاحب کے پہلے شاگرد رشید جناب محمود الحسن صاحب دیوبندی المعروف ”اسیر المآثر“ کا وہ کارنامہ بھی ملاحظہ فرمائیں جو انہوں نے قرآن مجید کی تفسیر لکھتے ہوئے سرانجام دیا ہے تاکہ اندازہ ہو سکے کہ جب اس مدرسہ کی ابتدا یہ ہوتی ہے تو انتہا کیا ہو گئی۔

یہ تو ہمارے اُس مالک کائنات کا صد لاکھ شکر کہ جس نے قیامت تک کے لئے اپنے اُن مخلص بندوں سے جو اُس کے دین کے سچے اور حق طلبکار ہیں وعدہ فرمایا ہے کہ اس کتاب (قرآن مجید) کی حفاظت قیامت تک میں خود کر دوں گا۔ ————— ورنہ کیا خوب تھا کہ یہ ”مفسرین و شارحین“ اس کے متن اصلی کو بھی نہ بخشے اور اپنی ”تفسیری“ کا قرمبائیاں دکھاتے۔

لیکن اس سے زیادہ حیرت تو یہیں ”توحیدِ عملی“ تحریر کرنے والے اُن صاحب پر ہے کہ انہیں بھی اُتار دینا اور علیٰ شرک نظر نہ آیا۔ ————— سچ ہے انہیں نظر آتا بھی کیسے! ————— اس لئے کہ ان پر تو یہ اسرار مشکف ہو چکا ہے کہ وہ بھی ————— بلکہ وہی تو اُس ”سلسلہ ذہب“ کی آخری کڑی ہیں جس کی ابتداء بقول ان کے شاہ ولی اللہ علیہ السلام ہوئی ہے اور جس کے درمیان تمام علمائے دیوبند شریعت قرار دیتے ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں وار العلوم دیوبند کے پہلے شاگرد کا کلام نہ کہ جنہوں نے قرآن کی پہلی سورت کی اس پہلی آیت کی تفسیر میں (جس میں) کہ خالص توحید کی بات اور شرک کا رد ہے ایک تعبد و ایک تشعین کہ مالک ہم خالص تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں) کس جو شیرازی و چانگدستی سے شرک کی ملاوٹ کی ہے۔ ————— ملاحظہ فرمائیے اور دواؤں و بجٹے ان شرک کے رسیاؤں کی قرار دہستی کو۔

عمر تاوگ نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں



ہفت اس آیت شریفہ سے معلوم ہوا کہ اس کی ذات
بہر کسی سے حقیقت میں وہ نہ ملے گی بالکل ناممکن ہے
اس کی بے ہول ہندہ کو محض واسطہ رحمت اعلیٰ اور شہید
ہو کر استغاثت ظاہری اس سے کرتے تو یہ پانچویں
ذات و حقیقت حق تعالیٰ ہی سے استغاثت ہے

اللَّهُمَّ كُنْ عَلَيَّ الْمِقْبَلَا

عقائد علماء اہل سنت دیوبند

تالیف

فخر المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری قدس سرہ العزیز

المتوفی ۱۳۴۶ھ

عقیدہ : ۳

وہ حضرت زین جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضاء مبارک کو مس کیے ہوئے ہے۔ (یعنی چھوئے ہوئے ہے) علی الاطلاق افضل ہے۔ یہاں تک کہ کعبہ اور مرثیہ و کرسی سے بھی افضل ہے۔ (الہند ص ۱۱۴۶) (زبدۃ الناسک حضرت گنگوہی)

عقیدہ : ۴

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک دعاؤں میں انبیاء علیہم السلام اور صلی و اولیاء شہداء و صدیقین کا توکل جائز ہے۔ ان کی حیات میں بھی اور ان کی وفات کے بعد بھی۔ اس طریقہ پر کہ کہے : یا اللہ ! میں بوسیلہ فلان بزرگ کے تجھ سے دعا کی قبولیت اور حاجت برآوری چاہتا ہوں، یا اسی جیسے اور کلمات کہے۔ (الہند ص ۱۱۴۷ اور فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۱۲)

عقیدہ : ۵

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کے پاس حاضر ہو کر شفاعت کی درخواست کرنا اور یہ کہنا بھی جائز ہے کہ حضرت میری مغفرت کی شفاعت فرمائیں :- (فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۱۳، فتح القدیر ج ۱ ص ۳۲۹ اور لمطالعہ علی المراقی ص ۲۰) نیز حضرت گنگوہی تحریر فرماتے ہیں :-
”پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کرے اور شفاعت پاسبان :-“

عقیدہ : ۶

اگر کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس سے صلوة و سلام

پڑھے تو اس کو آپ خود غصہ نہیں اُٹھتے ہیں اور دُور سے پڑھے ہوئے صلوٰۃ و سلام کو
فہٹے آپ ہلکے پہنچاتے ہیں۔

عقیدہ ۵ : ۷

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اپنی قبر میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات دنیا کی جیسا کہ مسکلت ہونے کے اور یہ حیات
مخصوص ہے۔ آنحضرت اور تمام انبیاء علیہم السلام اور شہداء کے ساتھ برزخی نہیں ہے
جو حاصل ہے تمام مسلمانوں بلکہ سب آدمیوں کو

عقیدہ ۵ : ۹

ہمارے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح جملہ انبیاء علیہم السلام
اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں۔ حق و علم سے موعوظ ہیں اور آپ پر امت
کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں اور آپ کو صلوٰۃ و سلام پہنچاتے جاتے ہیں۔

عقیدہ ۵ : ۲۴

مشائخ اور بزرگوں کی روحانیت سے استفادہ اور ان کے مہینوں اور قبروں
سے باطنی فیوض کا پینہ سب کے مسکرت ہے مگر اس طریق سے جو اس کے اہل اور خواص
کو معلوم ہے۔ اس طرح سے جو علم میں داخل ہے۔

(المبتدئ ص ۱۸)

اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ
إِلَى النُّورِ فِيهَا خُلُودٌ ۚ

”اللہ حامی و ناصر ہے ان لوگوں کا جو اس پر ایمان لائیں وہ ان کو تاریکیوں سے نکال کر روشنیوں
میں لے آتا ہے۔ رہے کافر تو وہ طاغوت کو اپنا بیٹا اور حامی و مددگار بناتے ہیں۔ پھر یہ طاغوت
ان کو روشنی سے نکال کر اندھیروں میں ڈال دیتے ہیں۔ یہی لوگ جہنمی ہیں اور ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔“

(البقرة ۲۵۷)

سن تو سہی

دُنیا میں حق دیا اعلیٰ کی جنگ ہمیشہ سے رہی ہے اور رہے گی۔ ایسے حق بات ماننے والوں کی تعداد ہمیشہ کم رہی ہے قرآن مجید اس بات کی گواہی دیتا ہے۔

وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهْمًا ۚ قُلُونَ

"ان میں سے اکثر لوگ اللہ کو مانتے ہیں مگر اس طرح کہ ان کے من اور دلوں کو شریک ٹھہراتے ہیں۔ سورہ یوسف آیت ۱۰۶۔
حق کے مقابلے میں باطل ہمیشہ متحد رہے حق کے آنے سے پہلے باطل قوتیں ہمیشہ آپس میں دوسرے پر ہتھیار کرتی رہیں لیکن جب وہ دیکھتی ہیں کہ حق کی ضرب ان تمام باطل قوتوں پر یکساں پڑ رہی ہے تو وہ اس کا مقابلہ کرنے کے لئے آپس کے اختلافات کے باوجود متحد ہو جایا کرتی ہیں۔

آج اس دور میں اس نام نہاد اقلیت مسلمہ کی یہی بھی حالت ہے کہ قرآن و حدیث کی اپنی اصلی شکل میں موجود و محفوظ ہونے کے باوجود جس کی درواری اللہ تعالیٰ نے لی ہے اسے امت کے اکثریت کا کوئی فرقہ نہ کوئی گروہ اور کوئی جماعت اسی نہیں جس میں کفر و مشرک کی آغوش نہ ہو۔۔۔
ایسی حالت میں اگر اللہ کے کسی بندے نے علوم و ادب و صنعت کی ساری باتوں پر رد و انتہا یا اور امت کے سامنے قرآن و حدیث کا خلاف شعور و دین لیفر کسی لگے۔ دلیرانہ کے اور لومہ و لاعلم کے بدلے پرواہ ہو کر پیش کیا اور نشانہ دہی کی کہ اس دین کے بگاڑ کا اصل سبب کیا ہے اور کہاں سے اس خرابی کا آغاز ہوا۔ تو اس اللہ کا رد و تحمل بھی وہی ہوا جو ہمیشہ سے حق کی مخالفت میں باطل قوتوں کا ہوا کرتا ہے وہی آواز ہر ظلمت سے اٹھتی ہے کہ یہ آواز اسلام کی دشمن ہے۔" اکابرین کی شان میں گستاخی کرتی ہے۔

امت کو سلف صالحین کے کٹ ڈالنا چاہتی ہے۔ پھر یہ پیش و خروش سے مخالفت کا یہ سلسلہ جاری ہے لیکن جو کہ کفر و مشرک کے کٹاوت اس امت مسلمہ کے اکابرین اور سلف صالحین کی اپنی قصاصیت سے جن کو یہ اپنا پیشوا ماننا تھا ہے قرآن و حدیث کی روشنی میں پیش کر گیا ہے اس کے جواب میں ایک لفظ بھی یہ امت مسلمہ نہ پیش کر سکی۔ بلکہ وہی طریقہ اختیار کیا جو حق کے مقابلے میں باطل قوتوں نے ہر دور میں اختیار کیا ہے۔ رب العالمین جس کی گواہی دیتا ہے۔

يَتَّخِذُوا آلَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ ۖ يَتَّبِعُوهُمُ أَكْثَرُ ۚ قُلْ لَا يَمْلِكُ لَكُمْ شَيْءٌ شَيْئًا

"انہوں نے اپنے ظلم اور مشرک کو اللہ کے علاوہ اپنا رب بنا لیا ہے۔ سورہ توبہ آیت ۳۱۔

پوری امت مسلمہ خصوصاً خواتین کو جو حیر و منت کا شکار ہو کر اپنے دلی جماعتیں اپنے "آئینہ" کی حمایت میں اس قدر دیوانگی میں مبتلا ہوئیں کہ مالک کی پکار کو بھی نظر انداز کر دیا۔

وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ

"ان لوگوں نے اللہ کی تعریف کی جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق ہے۔ سورہ الزمر آیت ۱۷۔

علوم اور مرد مذہبی میں طرد و دیوانگی آواز سے ملک کا خیر مان یا دلایا کہ ان کا مدعو ہے کہ نہ وہ ان کے دین میں ہر جگہ خالق کے سچاے مخلوق کی بندگی ہو رہی ہے، طاقت کا راجح ہے کفر و مشرک کے پھیلتے والے طاغوتوں کا دفاع اور حمایت ہو رہی ہے تو آؤ۔

”اے لوگو جو جو ایمان لائے ہو اللہ کے مددگار بنو“ سورہ الصفہ آیت ۱۲
تو اس کا جواب یہ ملا۔

میرزا کاظم مسعود عثمانی کے بارے میں علمائے اہل حدیث کا متفقہ فیصلہ ہے کہ وہ کافر، ملحد و
زندیق ہے کیونکہ وہ حدیث نبویؐ کا صاف انکار کرتا ہے اور امام اہل السنۃ احمد بن حنبلؒ
و دیگر سلف صالحین کو کافر کہتا ہے۔ ہم علمائے حق سے مطالبہ کرتے ہیں کہ

وہ متدد ہو کر شرک و بیعت اور توحید کے حق میں اس نئی ہونہیت
کے ابطال کے لئے اپنا ذمہ داری پوری کریں۔ ۱۔

ڈاکٹر عثمانی صاحب کی غلطیوں کا خلاصہ اور ان کے مقلدین کا طرز عمل

میرزا کاظم نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابن تیمیہ اور ابن قیم رحمۃ اللہ علیہما کو کافر ٹھہرایا اور ان کے مقلد
ان کی تقلید میں ان ائمہ پر شب و شتم کرتے رہے اور کر رہے ہیں۔

اس حقیقت کو اپنے رسالہ جمل اللہ میں انھوں نے مسند احمد اور صحیح بخاری کا موازنہ کر کے تحقیق کے نام سے ان کی
گردار کشی کی۔ ان کے مقلدین اپنی مسجدوں میں بڑے زور و شور سے پروپیگنڈہ کرتے رہے اور ان ائمہ کو طاعوت ٹھارتے
رہے۔
المسلم ج ۲ جون ۱۹۸۶ء جماعت المسلمین

حزب اللہ امام المحدثین احمد بن حنبلؒ کا دفاع کرتی ہے

لیکن جن دلوں میں مالک کی الوہیت کی عظمت اور اسوہ شنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم گھر کر جائے وہ ان کامیوں کو بھی سمجھ سکتے
ہیں کہ یہ تو اس راہ کے ”ستھفے“ ہیں ان کی آواز میں اور تڑپ پیدا ہو جاتی ہے وہ اور زیادہ خلوص محبت سے مالک کی بات ان دیوانوں
کے سامنے رکھتے ہیں کہ کاش تم اپنے مالک کے ساتھ محبت کرتے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَن يُجَادِلُ فِي دِينِهِ آفَاةً يَسْعَىٰ ۚ وَاللَّهُ أَتَعْلَمُ مَا يَكُونُ لَكُمْ

”کچھ لوگ ایسے ہیں جو اللہ کے سوا دوسروں کو اس کا ہمسرا اور مد مقابل بناتے ہیں اور ان کے ایسے گرویدہ ہیں
جیسی گرویدگی اللہ کے ساتھ ہونی چاہئے۔ حالانکہ ایمان رکھنے والے سب ترشکر اللہ کو محبوب رکھتے ہیں۔“

(سورہ البقرہ آیت ۱۷۵)

اب بزرگ خود را بیان حق الہمدیث یوتھ فورس جماعت المسلمین۔ حزب اللہ) یعنی ارواح ثلاثہ اور ان کے آئینہ خصوصاً آئینہ ثلاثہ کی عبادت پر ایک نظر۔

تعویذات اور آئینہ ثلاثہ

(احمد بن حنبل، ابن تیمیہ، ابن قیم)

اب ارواح ثلاثہ (الہمدیث یوتھ فورس جماعت المسلمین حزب اللہ) کی خدمت میں ان کے آئینہ ثلاثہ کا ایک اور شرکیہ عقیدہ پیش کیا جاتا ہے۔

قرآن و حدیث کا کاروبار اور تجارت کرنے والے بیرونی، مولویوں، علماء اور مشائخ جن میں الہمدیث حضرات بھی سرگرم ہیں ان کی سرپرستی اور ان کے شرکیہ فعل کو جائز قرار دینے کے لئے ان کے آئینہ ثلاثہ سے جو خدمات سر انجام دی گئی ہیں ان پر یہ کاروباری قینا بھی قرار دیا گیا ہے۔

جہاں تک الہمدیث حضرات کا تعلق ہے اب تمام کے ہم مسلک علماء کی تنقید کا تصانیف شائع ہو رہی ہیں جن میں محمد علی جانہار کی احکام و علاوہ توسل، شاہ محمد ربانی کی تعویذات شرعیہ کی حقیقت اور محمد قاسم خواجہ کی "تعویذ اور دم" قابل ذکر ہیں جن میں ان الہمدیث علماء پر تنقید کی گئی ہے۔ جو ماضی میں تعویذات جیسے شرکیہ فعل کے قائل اور ان پر مستقل کتب لکھے گئے اور آج کے تعویذ گندوں کے شرکیہ کاروبار کرنے والے الہمدیث علماء شامل ہیں۔

لیکن آج اگر دین کے مداخلت لوگوں کو شیطان کا رو کر دے والے ان آئینہ کے نام، تصانیف، اقوال اور فتاویٰ دیکھا کر تعویذات کا جواز ثابت کریں گے تو پھر ان بدقسمت انسانوں کو کونسی بات جہنم میں جانے سے روک سکے گی۔

اس لئے لازم ہے کہ ان کفر و مشرک کے علمبرداروں کے اصلی خود غالی کو جن پر ان کے بیاریوں نے تقدس کے پردے ڈال رکھے ہیں ان پر ان کو ہٹا کر قرآن و حدیث کی روشنی میں انسانیت کے سامنے پیش کیا جائے تاکہ ہر انسان حق دیا علی میں تمیز کر سکے۔

ملاحظہ ہوں تعویذات سے متعلق آئینہ ثلاثہ کے عقائد۔

ابن تیمیہ

فصل

ويعوذ ان يكتب للصاب وغيره من المومنين شيئا من كتاب الله
وقد كره طهارة المباح وبطلان وعتق - كما نص على ذلك احمد وغيره -
قال عبد الله بن احمد - قرائت على ابي تاوكل بن عيسى - تاسفيا -
عن محمد بن ابي ليل - عن الحكم - عن حيد بن حيدر - عن ابن
حلس قال : اذا نذر على المرأة ولادتها فليكتب - بسم الله لا اله الا
الله العظيم الكريم - بحسب الله رب العرش العظيم - الحمد لله رب
المالين - (كانهم يوم يرونها لم يلبثوا الا غشاوة لم يبالوا) وكانهم يوم
يرون ما يوعظون لم يلبثوا الا ساعة من نهار - بلاغ فهل يهلك الا
القوم القاسون - قال آبي - قال اسود بن عمار يستلهم بشاره وقال -
يكتب في النساء تطهير فيسقى - قال آبي - وزاد فيه وكييع فسقى
ويضع ما دون سرها - قال عبد الله - رأيت ابا يكتب للبراءة في
بسم أو نحو تطهير

وقال ابو عمرو محمد بن احمد بن حمدان الميرى : انا الحسن بن
 حسين القنوي : حدثني عبد الله بن احمد بن شويه : ثنا علي بن

- ٦٨ -

الحسن بن شقيق : ثنا عبد الله بن المبارك : عن حسين بن علي بن
 ابي ليلى : عن الحكم : عن سيد بن جبير : عن ابن عباس قال : اذا
 عمر على المرأة ولادها فليكتب : بسم الله لا اله الا الله الهى العظيم
 لا اله الا الله العظيم الحليم الكريم : سبحان الله وتعالى رب العرش العظيم :
 والحمد لله رب العالمين : (كانهم يوم يرونها لم يلبثوا الا غشية او
 سجدة) (كانهم يوم يرون ما يوعدون لم يلبثوا الا ساعة من نهار :
 بلاغ قبل يهلك الا القوم الفاسقون) - قال علي : يكتب في كافه
 يخلق على عهد المرأة - قال علي : وقد جرت له قسمة في شدة الحب
 منه : فلما وضعت تحله سرياً ثم تحمله في خرقة او تحرقه آخر
 كلام شيخ الاسلام ابن تيمية - قلبي لله وروحه - وعور قمره -

توجه :- فصل

اور جائز ہے کہ کسی مصیبت زدہ اور مریض کے لئے اللہ کی کتاب میں سے کچھ لکھا جائے پاک و مستغاث سے
 اور اس کو دھوکہ پی لیا جائے جیسا کہ امام احمد نے فی جملہ فرمایا ہے عبد اللہ بن احمد - - - عبد اللہ بن عباس سے
 روایت کرتے ہیں کہ اگر سخت ہو جائے کسی عورت پر اس کے بچے کی ولادت تو چاہئے کہ کہے -

بسم الله لا اله الا الله العظيم الحليم : سبحان الله وتعالى رب العرش العظيم : والحمد لله رب العالمين :

عبد اللہ کہتے ہیں کہ کہا میں سہریا پ (احمد بن حنبل) نے مجھ سے کہ مجھ سے بیان کیا اسود بن عامر نے اپنی اسناد
 سے اس معنی کی بات اور کہا کہ لکھا جائے کسی پاک برتن میں پھری لیا جائے اور میرے باپ (احمد بن حنبل) نے
 یہ بھی کہا کہ وکیع نے یہ اضافہ کیا کہ عورت پی لے اور چھڑک لے اس پانی کو اپنی نالت کے نیچے کے حصے میں اور پھر
 عبد اللہ نے کہا دیکھا میں نے اپنے باپ (احمد بن حنبل) کو کہ وہ لکھتے تھے عورت کے لئے جام میں اور کسی پاک چہرہ میں -

(دوسری روایت ابن تیمیہ :-)

ابن تیمیہ اس معنی کی دوسری روایت لائے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس روایت کے راوی علی کا بیان ہے کہ کسی کاغذ
 میں یہ باتیں لکھی جائیں اور پھر لکھا فی جائیں عورت کے پاؤ پر جس کی ولادت میں تکلیف ہو رہی ہے اور علی کہتے ہیں
 کہ ہم نے اس کا شجرہ کیا ہے کہ اس سے زیادہ عجیب انجمنیات ہم نے نہیں دیکھی کہ جب ایسا تعویذ بانڈھا جاتا ہے
 تو ولادت بہت جلد ہو جاتی ہے پھر اس کے بعد بائو اس تعویذ کو کسی چھڑے میں لپیٹ دیا جائے یا جلادیا جائے یہ
 آخری کلمات ہیں اس سلسلے میں فیج الاسلام ابن تیمیہ کے اللہ تعالیٰ ان کی روح کو عزت و کرامت کی خبر کو نور سے
 بھر دے -

(ترجمہ فتاویٰ ابن تیمیہ جلد ۹ ص ۶۴-۶۵)

ابن قیم :-

امیر حزب اللہ حقائق کو مسخ کرنے اور اپنے اسلام کی صفائی پیش کرنے کے لئے مندا احمد کی روایت جس میں ذکر ہے کہ
 "یزید بن معاویہ اس لشکر کے امیر تھے جس میں ابو ایوب انصاری نے وفات پائی۔"
 پیش کرتے سے قبل فرماتے ہیں کہ

"یہ رافضیت کے منہ پر ایک زوردار طمانچہ ہے اور شیعیت کے لئے ایک بھت بڑا تازیانہ ہے (صفحہ ۲۳)۔ ندائے حزب اللہ
 امیر مخزن کی خدمت میں عرض ہے کہ یہ بات تو ایسی ناقابل انکار حقیقت ہے جس کا اعتراف تو امیر یزید کے بدترین دشمن
 بھی جو ان کے نام کے ساتھ پلید لکھتے ہیں کرتے ہیں آجئے اور اس کی مثالیں بھی آپ کو دے دے اور اس کے بعد آپ کے "آئمہ" کے
 وہ ارشادات بھی جو انہوں نے امیر یزید کے کردار کو باقدار بنانے کے لئے ارشاد فرمائے ہیں۔

پہلی مثال :-

دیکھئے ایک طرف قاسم نا تو تو بھی بانی دارالعلوم دیوبند امیر شریف کو پلید لکھتے ہیں اور دوسری طرف یہ بھی ملتے ہیں کہ نبی
 صلی اللہ علیہ وسلم کی پشتگونی کے مطابق قسطنطین پر حملہ کرنے والے لشکر کے مصداق امیر یزید ہیں۔

۴۹

بکشت در ولجندی یزید اول	یزید کی ولجندی پر بکشت اول
از وی احمدی زید بکشت سے کنم	یہ وہی ولجندی پر بکشت کوں جہاں اس
بعد ازاں در شہادت حضرت	کے بعد مستند الشہداء ائمہ پر اور ان کے
سید الشہداء علیہ السلام علی آباء	آباء پر سلام ہو ان کی شہادت پر کلام
السلام عوف سے زکمت و شکامیر	کے لئے۔ جس وقت کہ لیر سارنے
معاویہ یزید پلید را ولجندی خود	یزید پلید کو اپنا ولجندی بنا تھا تو وہ
کردہ فاقہ عطفی نبوہ۔ اگر چیزی	معاویہ فاقہ دھما۔ اگر اس نے کوئی ہوگا
گدہ باقہ مد پرہ گدہ یا شد گدہ	تو ہر گدہ کیا ہوگا کہ حضرت معاویہ کو
حضرت امیر معاویہ را ازان خبر نہ	اسی کا خبر نہ تھی۔ معاویہ انہی جہاد میں
معاویہ بریں حق مدبر در جہاد انجمن	یزید کا شریک نہ تھیں جیسا کہ اس سے پہلے
مگر ازہ مشہد شد مشہد است	گیا۔ مشہد ہے۔
خواہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خواہ
وسلم بعد باپ یزید و جہاد شری	یزید اور اس کو قتل کے باپ سے ہیں
در بیت ام المومنین زین العابدین	ام المومنین زین العابدین کے گھر میں
کہ حضرت محبوب رب العالمین	حضرت محمد صالحین صلی اللہ علیہ
صلی اللہ علیہ وسلم علی آکر و مجسم	و علی آکر و مجسم ایک مرتبہ وہ
و مجسم یک بار وہ پار خشتند	سے تھک چکے تھے ہر مرتبہ چلتے تھے
پیدا شدند ہر بار خشتند	پشت پڑنے کی بات کہیں نہ
در و جسم خفہ فرمودند کہ کا جی	انہی آہستہ کے ایک گدہ کو دیکھا ہے
از آہستہ ان غور و دیدہ ام کہ در	کہ جس جہاد کو کہتے ہیں اور ان کی شان
دریا جہاد میگفتند در شان	میں (امیر صلی اللہ علیہ وسلم نے) فوج
ادشمن فرمودہ اند	ہے کہ

ملوک علی الامۃ او
مثالی الملوک علی الامۃ
مصلحت خواب ثانی میں
یزید و ہر اس شخص پر آئندہ چنانچہ
برس رنگ دان و حدیث خوان
پوشیدہ نیست - غایت عالی اباج
مست خواب میں فی ہستی کہ
داشت - بگو مست حقان کو در
میت البضای شریک یوسف و برجہ
فتان - غرض ان اشہ نصیب او شان
تمیز ازید ہم از لقب آمل این
بشارت محروم شد -
وہ وقت نشین بادشاہ میں
نشین بادشاہ ہوں کی طرف میں
دوسرے خواب کام صدق میں
اور اس کے ساتھ تھوڑے میں آئے چنانچہ
تاریخ جانتے دالوں اور حدیث پیش
دالوں پر پوشیدہ نہیں ہے زیادہ
تیز وہ اس بابہ میں پوشیدہ خواب
کے باعث کہ یہ دیکھتا تھا منافقین
طرح جو کہ سب دشمن میں شریک تھے
فتان کی وجہ سے دشمن کا خوشنودی اور
غیب و ہستی، یزید بھی اس بشارت
کا نصیب سے محروم رہا۔

در تحقیق و اثبات شہادت امام حسینؑ و کردار یزیدؑ - تالیف فارسی محمد قاسم ناتوئی باقی دارالعلوم دیوبند
اردو ترجمہ پروفیسر انوار الحسن شیرکوٹی - ناشر شہر سیک خدام اہل سنت و الجماعت کرم آباد و حدوت موقوفہ لاہور -
دوسری مثال :-

دیکھئے ایک طرف مولف تاریخ اسلام عبد الرحمن شوق صاحب تسلیم کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق
قسطینہ پر حملہ کرنے والے لشکر کو امیر یزیدؑ کی ماتحتی میں روانہ کیا گیا اور دوسری طرف امیر یزیدؑ کو پلید شہزادی اور زانی بھی سکھتے ہیں۔

۵۳۶

۲۳۹۵

قد علینا کا ہوا علیہ السلام حضرت امیر حاجی نے اس نظام ملک سے غرضت ہاں
کام کو دیکھ کر کہنے لگے کہ امیر یزیدؑ کے ساتھ جو کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی
کے مطابق قسطینہ پر حملہ کرنے کے لئے روانہ کیا گیا اور اس میں ہر ایک کے لئے
سب سے بڑے لشکر کے لئے پیشہ واری کی گئی تھی میں روانہ کیا گیا

۵۳۸

تاریخ اسلام

تاریخ اسلام میں حضرت امیر معاویہؓ کی وفات کے بعد یزیدؑ
ساتھ ہر وہ سال اپنے باپ کا نائب بن گیا۔ یہ اگرچہ ذہن فوجی تھا لیکن
دشمنوں کے خلاف اس کے خلاف دھماکا اور دھماکا اور دھماکا تھا۔ مگر یہ جنگ کے
دور اور جیسے سے دھشت کے آثار ہو رہے تھے۔ دیکھی اور زانی ہاں ہاں

معاویہ باپ کا وفاداری اور وفاداری

تاریخ اسلام جلد سوم ص ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷

قال : ما خرج من احد بن حنبل . قلت : لا . ان قولنا بغيره . لا .
 يحدون زيد . قلت : لا . بل هو اهل بيت . قلت : لا . بل هو اهل بيت .
 الاثر : قلت : يا ابا عبد الله . قلت : لا . يا ابا عبد الله . قلت : لا .
 بن احمد .

وروى عنه قيل له : انك تكتب الحديث عن رجل من معاوية ؟ قال : لا .
 ولا كرامة . او ليس عن ابي عبد الله ؟ قال : لا .

فتاویٰ ابن تیمیہ ۱۰۶۱ تا ۱۱۴۰ ۳ ج .

متوجہ :- جب اہل مدینہ نے ان کی بیعت توڑ دی اور ان کے حکام و اہل کو باہر نکال دیا تو انہوں نے ان کی طرف لشکر بھیجا
 اور اس کو حکم دیا کہ تین دن تک ان کو اطاعت کی طرف بلانا اور اگر وہ نہ سناں تو ان سے جنگ کر کے تین دن تک
 مدینہ کو مباح کر لینا ۔

یزید کے لشکر نے تین دن تک مدینہ النبی کو مباح قرار دیا قتل و غارت لوٹ کھسوٹ اور عورتوں کی عصمت و رتی
 اور آبرو ویزی کرتے ہیں ۔

پھر اس نے مکہ شریف کی طرف لشکر بھیجا اس نے مکہ کا محاصرہ کیا ۔
 اور اس حالت میں کہ لشکر نے مکہ کا محاصرہ کیا ہوا تھا یزید کی وفات ہو گئی ۔

اور یہ وہ ظلم ہے اور عدوان ہے جو یزید کے حکم سے وقوع پذیر ہوا ۔ اور اسی وجہ سے عقیدہ ہے کہ اہلسنت کا
 اور امت کے اماموں کا نہ کہ اس کو برا بھلا کہا جائے اور اس سے محبت کی جائے صالح بن احمد بن حنبل سمجھتے ہیں کہ میں
 اپنے والد سے کہا کہ کچھ لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ وہ یزید سے محبت کرتے ہیں یہ سن کر انہوں نے کہا بیشک کوئی شخص بھی جو اللہ
 اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہو یزید سے محبت کر سکتا ہے ؟ اس پر میں نے کہا ایسا جان پھر آپ اس پر لعنت کیوں نہیں کرتے انہوں نے
 کہا بیشک تم نے اپنے باپ کو کسی پر لعنت کرتے ہوئے کب دیکھا ہے ۔

احمد بن حنبل سے کہا گیا کہ کیا یزید بن معاویہ سے حدیث آپ لکھیں گے ۔ کہا نہیں اس کی کچھ وقعت نہیں کیا یہ وہی شخص
 نہیں کہ جس نے اہل مدینہ کے ساتھ یہ یہ کچھ کیا ۔

احمد بن حنبل کی اس بات کو جو یزید سے محبت نہ کرنے اور اس سے حدیث نہ لکھنے کے بارے میں ہے اپنی تیمیہ نے اپنی دیگر کتب
 میں بھی مختلف مقامات پر درہرایا ہے ۔ جس سے ان کی نظر میں جو یزید کا مقام تھا وہ بالکل صاف اور واضح ہو جاتا ہے ان حوالوں
 کے لئے ان کتب کو بھی دیکھا جاسکتا ہے ۔

- ۱۔ یزید بن معاویہ اور ترجمہ مع عربی متن ۳۹۰ ص ۵۱۰ اردو ص ۴۱
- ۲۔ ترجمہ جمیل احمد شائع کردہ ابن تیمیہ اکیڈمی کراچی
- ۳۔ مجموعۃ الرسائل الکبریٰ الجزء الاول ص ۳۰

۳۔ فتاویٰ ابن تیمیہ جلد ۴ ص ۵۳۳ جلد ۲۵ ص ۵۷۵

ادب یزید کے کردار کو واضح دار جاتے کہ لے کتب اسرار الرجال میں احمد بن حنبل کے قول کی آخری ضرب ملاحظہ ہو ۔

۹۷۶۱ - ج ۱ ص ۱۰۰۰ - بیان الامویہ - ذکر عن ابیہ - ج ۱ ص ۱۰۰۰

خطبہ و جمعہ لکھنؤ - مکتبہ دار الفکر - دار الفکر - دار الفکر

والا احمد بن حنبل لکھنؤ - دار الفکر - دار الفکر - دار الفکر

لسان المیزان جلد ۶ ص ۲۹۳

کے علم پر دارالحدیث پونچھ قدس حزب اللہ و جماعت المسلمین کا امام ابن تیمیہ بھی کر رہے تھے تو پھر کیوں نہ لوگ اپنے اولیاء اللہ و صالحین کی قبروں پر کرامات کے لئے اس سے دلیل پکڑیں ابن تیمیہ نے تو پوری شدت کے ساتھ اس باطل عقیدے کا پرچار کیا ہے کہ مرد کے قبر پر اگر اس کا کوئی شناسا سلام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی روح کو لوٹا دیتا ہے وہ اس کے سلام کا جواب دیتا ہے۔

اس کے حوالے کے لئے مندرجہ ذیل کتب دیکھیے۔

زیادۃ القبور	(اردو ترجمہ)	۱۵	ناشر اقبال بک ڈپو صمد کراچی
زیادۃ القبور	(اردو ترجمہ)	۱۵	ناشر دارالسلفیہ شیش محل روڈ لاہور
الوسیلہ	(عربی)	۱۵	ناشر دارالعربیہ بیروت
الوسیلہ	(اردو ترجمہ)	۳۶	ناشر الهلال بک ڈپو لاہور
الوسیلہ	(اردو ترجمہ)	۲۲	ناشر ادارہ ترجمان السنۃ ایک روڈ لاہور
الوسیلہ	(اردو ترجمہ)	۳۱	ناشر اسلامی اکیڈمی لاہور
اقتضای العراۃ المستقیم	(عربی)	۲۲	ناشر دارالسلفیہ شیش محل روڈ لاہور
اقتضای العراۃ المستقیم	(اردو ترجمہ)	۱۲۳	ناشر مجلس نشریات اسلام ناظم آباد کراچی
الحجاب الباہر	(اردو ترجمہ)	۱۶	ناشر مکتبۃ الدعوة پاکستان

روضۃ اقدس کی زیارت (اردو ترجمہ) حصہ ۱، ۱۹۵۰، ۱۹۶۰، ۱۹۶۱، ۲۵۶، ناشر ادارہ ترجمہ و تالیف الاشاعت (الطبع فیصل آباد)
 فتاویٰ ابن تیمیہ (تجلیہ ۳۶ جلدوں پر مشتمل) (عربی) جلد ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱

اللہ تعالیٰ ظالموں کو ڈھیل تو دیتا ہے لیکن اس کی پکڑ اتنی ہائی شدید ہے دیکھتے ہیں صاحب اللہ تعالیٰ نے کس طرح آپ کو اس تحریر کے ذریعہ آپ کی شخصیت کو ایسے نقاب کر دیا ہے آئیے ذرا اپنی پیش کردہ تحریر کے اس حصہ کو غور سے دیکھیں۔

”شعب صراح مولود علی اندھیر چلنے والی کھالیں کے اوراق لٹکتے آ رہی ہیں مابعد و بعد کے لوگوں کی زمینیں اسے باطنی جانی پہلے آسمان نہیں دیکھیں غلامی میں اور بھی دوسرا اجسام رزق میں قتل ہوئی ہیں۔ مختلف انہیں وہ زلزلہ جس طرح انہیں صحت میں باہر سے ملتا ہے نہ انہیں ہماری جہیزت یا انہم کی جہیزت کے لئے ان کے اجسام میں ڈھیل دیکھیں۔“

محترم آپ اپنی کتب میں اور آپ کی طرح آج کا ہر ملکی گروہ اور جماعت اسی بات کا تو یہ جانتا اور ”و جاعا کر رہی ہے کہ اس دنیا میں قبر میں روح دوبارہ اس کے جسم میں سوال و جواب کے لئے لوٹائی جاتی ہے اور اسی قبر میں اسی جسم کو عذاب و ثواب ہوتا ہے لیکن ابن حزم کو اگر ایک طرف تب کی پیش کردہ تحریر کے مطابق دیکھیں تو یہ سب برائی اجسام کا انکار کر رہے ہیں تو دوسری طرف وہ یہ عقیدہ رکھتے ہوئے بیان کر رہے ہیں کہ اس جسم سے روح نکل جانے کے بعد قیامت سے پہلے اس مرنے والے جسم میں نہیں لوٹائی جائے گی اور یہی وصاحت تو مندرجہ بالا عبارت میں کر رہے ہیں کہ آپ مرنے کے بعد بھی روحیں زندہ ہیں آسمان پر چلی جاتی ہیں اور روح ہی سے سوال و جواب اور اس پر عذاب و ثواب ہو گا۔

ابن حزم کی اس عبارت کو پیش کردہ جہاں آپ نے ابن حزم کی بات کی پوری تائید کر دی ہے کہ روح مرنے کے بعد اس مرنے والے جسم میں نہیں لوٹائی جائے گی۔ وہیں آپ نے اپنی تحریر سے سارے ملکی گروہوں اور جماعتوں کے اس عقیدہ کو کہ مرنے کے بعد اس جسم میں سب قبر میں سوال و جواب کے لئے روح لوٹائی جاتی ہے، رد کر کے غلط ثابت کر دیا ہے۔ دیکھا محترم امیر صاحب قیامت نے کتنا سمجھتا تھا آپ سے اب آپ کی احمد آپ کے پیرو کاروں اور حامیوں کی خدمت میں ابن حزم کی تحریر کے اعتبارات پیش ہیں تاکہ آپ کی پیش کردہ ابن حزم کی تحریر پر سے طویل و راسخ اور صاف ہو جائے۔

اگر اللہ تعالیٰ صاحب نے تو صرف ان کا قول اسناد الرجال کی کتب سے پیش کیا ہے ابن حزم کی تحریر کو آپ کی طرح اپنی تائید میں جس نہیں کیا آئیے ابن حزم کی تحریر دیکھیں تاکہ اس سے آپ کی شخصیت کا اصل رخ بھی واضح ہو جائے اور وہ یہ کہ آپ کا نہ تو کوئی عقیدہ ہے اور نہ کوئی نظریہ۔

عل و نقل ابن حزم اسی ۴۱۵ جلد دوم

یہ حق ہے اور عذاب قبر کو رد نہیں کرتا۔ اس لیے کہ فقیر: عذاب و سوال قبر کو صرف روح سے ہو گا جب وہ جسم سے جدا ہو جائے گی جو روح کے نکلنے کے بعد ہو گا خواہ اسے قبروں کا عذاب یا نہ ہو جائے۔ برہان: یہ آیت ہے ”وہو فی اذان اللہ فی غمات الموت والشفاعة باسطة الیدیم“ اور ”والفسکة الیوم تغزول عذاب الیون بما کذبوا بقولہ علی اللہ عبد الحق وکتبت من آرائہ“ تسلیم و تادب اگر آپ دیکھیں جب عالم تک موت کی تختوں میں ہوتے ہیں اور فرشتے اپنے ہاتھ پھیلاتے ہوئے ہیں کہ اپنی جائز ہواؤں آج تک کائنات کا عذاب ہو گا اس لیے کہ اگر اللہ تعالیٰ جی باتیں بناتے تھے اور اس کی آیات سے نیکو کرتے تھے۔ بلکہ یہ قیامت و بعد موت ہو گا اور یہی عذاب قبر ہے۔ اور فرمایا ہے ”انما تو فون ابوامم علی القبر“ (تھا رہا پورے اجود لڑا ب لقیامت میں کہ عذاب لے جائیں گے) قبروں والوں کے منتظر قرار ہے ”اللہ و فیضون علیہا عذاب و عقیبہ و یوم تقوم الساعة اذ عدلوا آل فرعون اشد العذاب“ ان لوگوں کو جس وقت تک پیش کیا جاتا ہے اور جس وقت قیامت قائم ہوگی (وہ کو عذاب جائے گا) قبر میں وہ لوگوں کو سزا دینے کا عذاب دینا

عل و نقل ابن حزم اسی ۴۱۶ جلد دوم

و اعلیٰ کوہ۔ یہ ایک برائی کرنا عذاب قبر ہے۔ اس کو عذاب قبر میں اس لیے کہا گیا کہ قبر کی طرف منسوب کیا گیا کہ قبر مردوں میں دستور ہے کہ انہیں قبر میں دفن کیا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ جانتے ہیں کہ ان مردوں کا وہ دفن کیا ہوئے ہیں جنہیں دینا

قرآن مجید میں لکھا ہوا ہے کہ جس نے اس کتاب کو پڑھا اور سمجھا اور اس کی تعلیم دے کر دوسروں کو پڑھانے میں مدد کی وہ اپنے گناہوں کو بخش دیا جائے گا۔
 اس کتاب کی تالیف حضرت مولانا محمد رفیع الدین صاحب نے فرمائی ہے۔

اس کتاب کی تالیف مولانا محمد رفیع الدین صاحب نے فرمائی ہے۔
 اس کتاب کی تالیف مولانا محمد رفیع الدین صاحب نے فرمائی ہے۔
 اس کتاب کی تالیف مولانا محمد رفیع الدین صاحب نے فرمائی ہے۔

اس کتاب کی تالیف مولانا محمد رفیع الدین صاحب نے فرمائی ہے۔
 اس کتاب کی تالیف مولانا محمد رفیع الدین صاحب نے فرمائی ہے۔
 اس کتاب کی تالیف مولانا محمد رفیع الدین صاحب نے فرمائی ہے۔

حیات حضرت امام ابو حنیفہؒ مصنف ابوزریرہؒ مہجری ۱۴۲۲ھ سے ۱۴۲۶ھ

ترجمہ غلام احمد حیدری

ناشر المکتبۃ السلفیہ شیش محل روڈ لاہور

اصحاب آپ کے پیش کردہ حوالے "حیات امام احمد غنویؒ کے مترجم شیش احمد جعفری کی کتاب "آئندہ آریہ" کا حوالہ آپ کی خدمت میں۔

فقہ اکبر
 فقہ اکبر کو اگرچہ غزالی اسلام بزرگ، عبدالحی علیہ السلام و شافعیین
 فقہ اکبر نے امام صاحب کی طرف سے ترقی کیا ہے، لیکن ہم
 شکل سے اس پر یقین کر سکتے ہیں یہ کتاب جس زمانہ کی تصنیف خیال کی جا
 سے اس وقت تک یہ طرز تحریر پیدا نہیں ہوا تھا۔ وہ بطور ایک قرن کے

ہے اور اس اختصار اور ترتیب کے ساتھ لکھی گئی ہے، جو نہ طریقہ کا نہ اس انداز
 ہے، ایک جگہ اس میں برہم و عروص کا لفظ آیا ہے، حالانکہ یہ مفہوم احادیث
 اس وقت تک زبان میں داخل نہیں ہوئے تھے، یہ شبہ منہ الہامی کے زمانے
 میں فلسفہ کی نگہ میں توفانی زبان سے عروص و عروص کی لکھی گئی ہیں، لیکن یہ نہ
 امام صاحب کی آخری زندگی کا زمانہ ہے، یہی طرز اس میں کیا جاسکتا ہے کہ ترجمہ
 ہر کلمہ میں یہ الفاظ اس قدر جملہ مثال ہر جملہ کہ عام تصنیفات میں ان کا لفظ
 ہر جگہ فلسفہ کے الفاظ نہ ہوں، تاہم میں اس وقت پر پایا ہے، جب تحریر
 احوال کی وجہ سے وہ نہایت کج مزین تھے، امام دلی جان میں ہی ان کے
 احوال کے لیے بیان دیا، لیکن یہ قد امام صاحب کے زمانہ کے بعد شروع
 ہوا ہے۔

یہ نمونہ توفیق کی حقیقت سے ملتی، اصل روایت کے ساتھ سے ہی پور
 ثابت نہیں ہوا، امام صاحب کی جگہ جگہ کی تصنیفات میں اس کتاب کا
 پر نہیں ملتا، تعلیم سے توفیق تصنیف میں اس زمانہ کا ذکر کیا گیا ہے، یہ جملہ
 کتاب ہم کو صدمہ ہے، غزالی اسلام بزرگ کی کتاب "امام" ہے، پانچ جلدوں
 کی تصنیف ہے، امام ابو حنیفہ کے جملہ احوال قائل تھے، یہی جملہ احوال

اس کتاب کے لئے مصلحتاً حدیثوں کے بڑے بڑے مکتوبات پر مبنی ہوئے۔ نہایت خوب
 قیاس ہے کہ امام صاحب کی کتب تصنیف معروفہ و مجهولہ اور کتب شیعہ و اہل
 ہن نام نہ لیا جاتا۔ بلکہ حدیثوں کے مکتوبات پر مبنی ہوئے۔ نہایت خوب
 سوانح، خیرات، مناقب، احوال و غیرہ تصنیف ہوئے۔ ان کتابوں
 میں امام کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کتاب کی جس قدر ضرورت ہوئی وہیں صاحب آفرین
 صدیق نے لکھا۔ اس کے بعد ہر ایک امام کے مکتوبات پر مبنی ہوئے۔ اس کتاب کے لئے
 حدیث و روایت میں جو کچھ ملتا ہے وہ سب لکھا گیا۔ ان کی نسبت بھی
 نے نہایت محنت و کوشش کی ہے۔ اس کتاب کی کتب تصنیف میں کراہی
 و کمالیہ حقیقت کی کتاب میں تاثرات و روایت کی رعایت پر مبنی ہوئے۔ نہایت
 اہم و قابل تہنیت ہیں۔

سیرت آئمہ اربعہ - رئیس احمد جعفری (۱۲۷۲ سے ۱۲۹۲) ناشر شیخ غلام علی اینڈ سنز (طبع دوم)

میر صاحب آئے ذرا رئیس احمد جعفری کی کتاب میں احمد بن حنبل کے خط کی تحریر بھی دیکھ لیں جو انہوں نے مرتبہ کے نام لکھا۔
 اس خط کو انہوں نے ابن جوزی کے حوالے سے لکھا ہے۔ اس کے لئے ہم اسے آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں کیونکہ جس طرح
 آپ نے فرمایا ہے کہ
 "فکیں بعد از کلامہ بالاسکری و اگر صاحب کو نظر آگیا لیکن کسی تفسیر کے لئے اسے دیکھنا چاہئے۔" و نیز "منہ و معروفہ کتاب نظر کر کے سند و روایت معلوم
 سے انہیں ہو گئی۔" اس کا حکم بھی امام صاحب کی بیرونی کرنے سے ہے۔ یہ سب تفسیر کے لئے ہے۔ یہ سب تفسیر کے لئے ہے۔ یہ سب تفسیر کے لئے ہے۔
 تو آپ کی خدمت میں بھی یہی بات عرض ہے کہ ابن جوزی کی مناقب احمد بن حنبل سے احمد بن حنبل کے بارے میں اقوال تو آپ کو
 نظر آئے جن کو آپ نے اپنی کتاب "امام احمد بن حنبل میں نقل فرمایا ہے۔ لیکن اس کے نام کا خط اور اس میں تحریر عقیدہ نظر نہ آیا۔ آپ کی
 بیرونی کرتے ہوئے ابن جوزی کا احوال پیش خدمت ہے۔

امام صاحب کا عقیدہ

ابو العزیز ابن الجوزی نے اپنی سند سے حضرت امام احمد بن حنبل کا خط نقل
 کیا ہے۔ جسے امام صاحب نے اپنے شاگرد مسدود ابن سرمد کے نام ان کے ایک بھائی
 کے حوالے کیا تھا۔ اور جو وہ حقیقت امام صاحب کے عقائد کا صحیح آئینہ ہے۔
 ابو کیر احمد بن محمد البیرونی نے بھی ابن الجوزی کی سند کے آخر والی خط لکھا ہے کہ
 میں نے مسدود ابن سرمد جب روانہ ہوئے تھے تو مدینہ منورہ کے قریب ان کے قریب
 مسائل کی عام بحثوں اور نہ سچے والی گفتگو میں پڑ کر بہت چکراتے تو انہوں نے
 حضرت امام کے نام ایک خط لکھا جس میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
 سب مکتوبات میں ان کی تعلیم جاری رہا۔ اس کے معلوم کرانے کی فراغت کی۔ حضرت
 امام اس خط کو دیکھ کر روئے اور فرمایا یہ میری رسم و این مسرورہ انبیاء کی بات
 کہ میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح سنت معلوم کرنے کے لیے
 بے شمار محنت کی ہے۔ اور پھر میں میری معلوم ذکر رکھا ہوں اس کے بعد ان
 کا جواب لکھا۔

الجماع مالموعن والشقاق، والایمان بالعزیز والکرمی، والایمان
بالنور العقیق، والادراج شجرة الادراج الى الاحسان، وما لکن من
علیہ التوحید والوحدان

اگر بعض وثقات میں کسی اور کتاب میں کچھ نقل کر کے پڑھا
ہے، اور یہ کہ دعوت پر مجرم میں دشمنی جاتی ہے، اور اس سے توجہ دسات کے
مقابلہ میں یہ کتاب ہے

مناقب احمد بن حنبل ۱۰ این جزو کی کتاب ۱۶۷
سیرت امیر ابو الحسن احمد بن حنبل ۵۵۵ تا ۵۴۱

مناقب معلوم ہوتا ہے امیر صاحب کہ آپ کی خدمت میں ایک اور حوالہ بھی نقل کر دیں آپ نے بن جزی کی کتاب "مناقب
احمد بن حنبل" کی طرح نہ طبعات الکتاب سے بھی احمد بن حنبل کے بارے میں اقوال اپنی کتاب "احمد بن حنبل" میں نقل کر دیئے
لیکن مدد کے نام احمد بن حنبل کا خط اور ان کا عقیدہ آپ کو نظر نہ آیا اسے بھی دیکھ لیں۔

والایمان بالعزیز والکرمی، والایمان

بالتوحید والوحدان، والایمان بالشقاق، والایمان
بالنور العقیق، والادراج شجرة الادراج الى الاحسان، وما لکن من
علیہ التوحید والوحدان

طبعات الکتاب الجز اول منقذ ۳، ترجمہ مسدوسین

للناضی ابن الحسین محمد بن ابی دینعلی، مطبعة السنة المحمدية

طبعات الکتاب میں احمد بن حنبل کے اس خط اور عقیدہ کو اسی حاشیہ لکھنے والے محمد حامد النعمانی اور اسی اور سے اور تاشیر نے
جس نے کتاب الصلاة کو لکھا ہے کتاب الصلاة کے ساتھ دالہ لکھ دیا ہے جبکہ اس نے اس کتاب میں ص ۲ پر وضاحت کر دی

وقد سئل عن شجرة الادراج

ابن الاثیر

مترجمہ :- اور میں نے احمد بن حنبل کے منتخب عقیدہ کو کتاب الصلاة کے ساتھ ضم کر دیا ہے اس امید پر کہ اس سے نفع اور فائدہ
حاصل ہو۔

محمد حامد النعمانی

اور اب امیر صاحب اپنے استاد شہادہ الیمین راشد بن صاحب ہر آٹھ جلد شریعت کا حوالہ بھی فقہ اکبر کے بارے میں
دیکھ لیں آپ نے ان کی کتاب "توحید خالص" کے حوالہ اپنی کتاب "مستم مختصر کے" میں نقل کر دیا لیکن اسی کتاب "توحید خالص
مستم" میں ان کی تحریر فقہ اکبر کے بارے میں آپ کو نظر نہ آئی آپ نے ہم آپ کو دکھائیں۔

مذہب امیر ابو العباس

نیز امیر ابو العباس کا بھی یہی مذہب ہے۔ امام ذہبی نے کتاب الطحاوی ہارون المہر سے ثابت کیا ہے۔
مسک امام ابو حنیفہ :- قاما الامام ابو حنیفہ
فقال عن ابی مطیع الیلخی صاحب الفقہ الاکبر
فہی نے امام ابو حنیفہ کا مذہب بروایت ابو مطیع الیلخی
صاحب الفقہ الاکبر بیان کیا ہے

زوائد عبد اللہ

اب امیر محبوب اللہ کی ایک زالی اور اجماعی تحقیق بھی دیکھ لیں جو آپ نے عبد اللہ بن احمد بن حنبل کی ہارون وایتوں کے بارے

میں زعمانی ہے گویا آپ کے بہت بڑا انکشاف کیا لاکھ کر ثانی صاحب کو اتنا سمجھ نہیں معلوم کہ یہ احمد بن حنبل کی روایات میں یا ان کے بیٹے عبد اللہ کی۔

ڈاکٹر عثمانی صاحب نے عبد اللہ کی روایت کے آگے نہیں لکھا ہے کہ احمد بن حنبل یہ روایت لائے ہیں بلکہ ہر جگہ اس کے آگے لکھا ہے کہ مسند احمد کی روایت یہ بیان کرتی ہے اور ہر روایت کے ساتھ پودھی سند بھی نقل ہے کہ آپ جیسے انسان لوگوں کو دھوکہ نہ دے سکیں۔

محترم امیر صاحب آپ اور آپ کی طرح احمد بن حنبل کے بیچاروں کا یہ ہی تو ارشاد ہے کہ ان پر فتویٰ لگانے کے بعد مسند احمد ٹھکانے لگ جائے گی تو محترم آپ کو اور دنیا کو بھی حقیقت دکھانا تھی کہ جہاں اس مسند احمد میں ہر ممکنہ فکر کی تائید کے لئے مواد موجود ہے وہیں اپنے اندر یہ رافضیت کا لٹا افول قیمتی اور بیش بہا سرمایہ سمیٹے ہوئے ہے اور سونے پر سہاگہ یہ ہے کہ اس میں جو کئی یا کمرہ گئی تھی وہ باپ کے سعادت مند بیٹے اور ہونہار شاگرد عبد اللہ بن احمد بن حنبل کے ذریعہ پوری ہو گئی۔

اور ہر دور میں اس مسند احمد کو تحفظ دیا جائے گا کبھی کسی نے اس مسند احمد کی طرف لٹکاؤ تحقیق و تنقید ڈالنے کی ہمت اپنے اندر نہ پائی آج بھی یہی ہو رہا ہے اس کی واضح مثال آپ کے ہم عقیدہ امیر جماعت المسلمین کی تاریخی الاسلام القسطنطنیہ میں موجود ہے تاریخ کی روایتوں کو تو بخاری و مسلم کی روایتوں کے درجہ باطل ثابت کر کے ان پر تبصرہ بھی ان کے مقدور اور عقیدہ میں دیکھا جاسکتا ہے لیکن تاریخ کی روایتیں جو مسند احمد میں موجود ہیں ان پر لٹکاؤ ڈالنا بھی گوارا نہ کی اور جب مسند احمد کی روایتوں کو بخاری کی روایتوں کے درجہ باطل ثابت کیا گیا تو ان کی جماعت کے ترجمان رسالہ المسلم "جون ۱۹۸۶ء" میں یہ ارشاد فرمایا گیا کہ جو لوگ اگلے صفحہ ۲۲ پر

ہی طرح رافضیت کے رد میں لکھی جانے والی کتب "شب برأت کیا ہے" و "عقیدہ مہدویت" اور ظہور مہدی" اور ضعیف روایتوں پر جو کتاب "مندہ ہی داستانیں اور ان کی حقیقت" کے نام سے پیش کی گئی ہے دیکھا جاسکتا ہے کہ ہر کتاب روایت اور تاریخ کی روایتوں پر تو تحقیق و تنقید موجود ہے لیکن وہی روایتیں مسند احمد میں بھی موجود ہیں لیکن اس کا حوالہ اور ذکر تک نہیں۔ شب برأت کیا ہے اور عقیدہ مہدویت اور ظہور مہدی میں مسند احمد کی ایک روایت کا بھی حوالہ نہیں دیا گیا حالانکہ مسند احمد میں کتنے ہی مقامات پر روایتیں موجود ہیں۔

اس طرح مندہ ہی داستانیں اور ان کی حقیقت کی مثال ہے مثلاً اس کتاب میں چند کے حوض کے کلیجہ جھانے والی روایت پر تفصیلی بحث کی گئی ہے جس کے کچھ حصے کو بیان کرنا مناسب ہے۔

ایک بار حضرت امام اس وقت معمر و حضرت ہشام کی ذات ہے جو حضرت امیر معاویہ کی والدہ حضرت ابوسنیہ کی کنوڑی اور ام المومنین ام حبیبہ کی ماں والدہ تھیں کرم علی اللہ علیہم السلام۔

یہ جنگ احمد بن حنبل کی جانب سے شریک ہو کر لڑا جاتا ہے کہ حضرت عمرؓ کو پہلے نے شہید کیا اور حضرت عمرؓ کا شہید کیا اور کبھی جیسا کہ اس لحاظ سے اس پر غور کیا جائے گا ہے جس پر غور کیا گیا ہے کہ اس کے لئے یہ مارا گیا اور ایک مولوی۔ ہر ایک محقق اور ہر ایک مؤرخ حضرت عمرؓ کی شہادت قائم نہ کر سکتا ہے۔

یکہانی میں شام نے اپنی سیرت میں احمد بن حنبل کی تاریخ میں عربی صحاح سے نقل کی ہے۔

امیر دانش کے بعد سے اس کہانی کی ابتدا ہو لی اور شہید تک پہنچا جس سبب سے ہر دوامد کے سبب میں یکہانی معلوم ہے اور اس قدر واحد کے علاوہ کوئی اس کہانی کو

نہایت اہم و اعلیٰ مقام پر آتا ہے جس کی طرف سے تمام دنیا کی طرف سے ہرگز
 نہایت اہم و اعلیٰ مقام پر آتا ہے جس کی طرف سے تمام دنیا کی طرف سے ہرگز
 نہایت اہم و اعلیٰ مقام پر آتا ہے جس کی طرف سے تمام دنیا کی طرف سے ہرگز
 نہایت اہم و اعلیٰ مقام پر آتا ہے جس کی طرف سے تمام دنیا کی طرف سے ہرگز

۲۲

واقعہ ہی درختا ہوتے ہیں کہ اس کی طرف سے تمام دنیا کی طرف سے ہرگز
 نہایت اہم و اعلیٰ مقام پر آتا ہے جس کی طرف سے تمام دنیا کی طرف سے ہرگز
 نہایت اہم و اعلیٰ مقام پر آتا ہے جس کی طرف سے تمام دنیا کی طرف سے ہرگز
 نہایت اہم و اعلیٰ مقام پر آتا ہے جس کی طرف سے تمام دنیا کی طرف سے ہرگز

مستند احمدی داستان اور ان کی حقیقت ۲۲ تا ۲۴
 یہ تحقیق اس سے پہلے اہم و اعلیٰ مقام پر آتا ہے جس کی طرف سے تمام دنیا کی طرف سے ہرگز
 نہایت اہم و اعلیٰ مقام پر آتا ہے جس کی طرف سے تمام دنیا کی طرف سے ہرگز
 نہایت اہم و اعلیٰ مقام پر آتا ہے جس کی طرف سے تمام دنیا کی طرف سے ہرگز
 نہایت اہم و اعلیٰ مقام پر آتا ہے جس کی طرف سے تمام دنیا کی طرف سے ہرگز

لیکن ان تاریخوں کے مقابلہ میں مستند احمدی جلد ۱ ص ۶۳ میں احمد بن حنبل نے بھی ہند کے مسیحی چاہنے والے واقعہ
 کو نقل کر کے اس سبب کی داستان کو زلفہ یا زید بناتے کا پورا اتمام کر دیا ہے آخر میں منہ احمدی اس بخوشی کہانی اور اسی طرح کی دوسری سہائی
 دستاویز کا مستند احمدی جنت کے جہانوں کے ہرگز اس کا حوالہ دینے میں کیا چیز مائل ہو گئی
 اب مستند احمدی روایت کو بھی دیکھیں

مستند احمدی جنت کے جہانوں کے ہرگز اس کا حوالہ دینے میں کیا چیز مائل ہو گئی
 اب مستند احمدی روایت کو بھی دیکھیں
 مستند احمدی جنت کے جہانوں کے ہرگز اس کا حوالہ دینے میں کیا چیز مائل ہو گئی
 اب مستند احمدی روایت کو بھی دیکھیں

مستند احمدی جلد ۱ ص ۶۳

مستند احمدی اس طویل روایت کا اٹھا جو جس میں ہند کے ہندو کے کلیجہ چبانے کا ذکر ہے اور جس پر بنی مہا بھارت
 کہ ہندو کلیجہ چبانے کی فرمانا اللہ کو منظور نہیں کہ وہ ہندو کا کلیجہ چھانے کی ہندو اصل کرے۔ طبقات ابن سعد میں بھی اس مستند کے ساتھ موجود
 ہے اسی ترجمہ کو چھپھل کرتے ہیں۔

مستند احمدی جنت کے جہانوں کے ہرگز اس کا حوالہ دینے میں کیا چیز مائل ہو گئی
 اب مستند احمدی روایت کو بھی دیکھیں
 مستند احمدی جنت کے جہانوں کے ہرگز اس کا حوالہ دینے میں کیا چیز مائل ہو گئی
 اب مستند احمدی روایت کو بھی دیکھیں

مستند احمدی جنت کے جہانوں کے ہرگز اس کا حوالہ دینے میں کیا چیز مائل ہو گئی
 اب مستند احمدی روایت کو بھی دیکھیں
 مستند احمدی جنت کے جہانوں کے ہرگز اس کا حوالہ دینے میں کیا چیز مائل ہو گئی
 اب مستند احمدی روایت کو بھی دیکھیں

چاہا کہ اس پر وہ قادر نہ ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اس میں سے کچھ لکھا
وہ کہنے لگا نہیں، آپ نے فرمایا کہ خدا کو معلوم رہیں کہ وہ میرا کما کوئی جزو نہیں وہ حق ہے۔

طبقات ابن سعد جلد سوم ص ۳۰۲ ناشر نفیس اکیڈمی کراچی۔

ہم نے حق و باطل کو عاف اور واضح کر کے حقیقت کے آئینے میں پیش کر دیا ہے اب حق و باطل کا فیصلہ حقیقت پسند خود کریں۔

ہماری توہین ہی ایک پکار ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلَوْ نَوَّعَ الضِّدِّ قَيْنَ ۝

(التوبہ ۱۱۹)

”اللہ سے ڈرو اور سب سے لوگوں میں شامل ہو جاؤ۔“



ایصالِ ثواب

بقیہ: اسم "خدا" کی شرعی حیثیت

نام خدا استعمال کرنے کے عادی ہو چکے ہیں تو غرضت ہے کہ یہ محض
عادت ہو سکتی ہے۔ حقیقت یہ ہیں۔ اور جہالت پر اگر قوم کی بھاری
اکثریت ہمارے دینی مصطفیٰ ہو تو اسے حقیقت کو نہ سمجھ اور نہیں کہا
جاسکتا۔ کیا دین پر آدمی کی پوری قوم مستحق نہ تھی؟ ہماری سمجھ
اور اطمینان کے لئے ایسا کافی ہے کہ ہمارے رب کا جو اسم فرشتوں
اور حدیث میں ہے وہی ہمیں کفایت کرتا ہے۔

اللہ کے لئے خدا کا لفظ نہ تو قرآن میں آیا ہے اور نہ حدیث
میں۔ یہ ایسا نام ہے جس کے کئی اور خداؤں کا لفظ وابستہ ہے۔ ہمیں
ترجمہ کے اجتناب کر کے اللہ کے اسم ذات یا اسمائے حسنہ کا سہارا
لینا چاہیے۔ اور اس حقیقت کا علم ہو جائے کہ ہم پر یہ فرض عائد ہوتا
ہے کہ

تقریر اور تحریر اللہ کے نام کا قول بلا کر میں۔ دوسری کتابوں میں جس کا
"خدا" کے "اللہ" کے نام کی تفسیر کی جائے۔ "خدا حافظ" اور
"اللہ" کی سمجھتے "اللہ حافظ" کہا جائے۔ ذرا لے بلائے میں لفظ خدا
کی سمجھتے "اللہ" استعمال میں لایا جائے۔ یقیناً ایک غیبت اور
انقلابی اقدام ہو گا اور اللہ کی رضا کا موجب ہو گا۔

قرآن کریم میں مالک نے صاف صاف فرما دیا کہ:

وَأَنْ تَكُنْ لِلنَّاسِ إِلَّا نَسَافٍ (البقرہ ۳۹)

• بے شک نہیں ہے انسان کے لئے کچھ مگر وہ کہ جس کی اس کے کوشش
کی ہو۔ اسی طرح مسلمین باب ہے کہ ما یلقی الانسان من الثواب بعد
وفاتہ یعنی سمرت کے بعد انسان کو کس چیز کا ثواب پہنچتا ہے اور اس
باب کے تحت ابھر رہا کی حدیث ہے کہ "رسول اللہ سے فرمایا ہے کہ جب
آویں سر جاتا ہے تو اس کے تمام اعمال موقوف ہو جاتے ہیں۔ مگر تین چیزوں کا
ثواب جاری رہتا ہے۔

۱۔ صدقہ جاریہ کا۔

۲۔ اس علم کا جس سے لوگ نفع حاصل کریں۔

۳۔ نیک لڑکا جو اس کے لئے دعا کرے۔"

پس اس آیت کریمہ اور حدیث صحیحہ کے تقابلی معلوم ہوا کہ مرث
دانوں کے ایصالِ ثواب کے لئے قرآن خوانی کی مجلسیں آتی تھیں۔ چالیسویں یہ
سب پیش درمیان ہوتا ہے۔ پیش کا اور رخ ہونے کے لئے ایک اور کی جہا
ہم آج بدلی کا معاملہ تو وہ صرف سچے ایمان والوں کی طرف سے اسی وقت جائز
ہے کہ زندگی میں اپنے مال سے وصیت کر لیں جو حیکہ مروت کی وجہ سے ہو کر
پر قادر تھا۔

قرآن کو ذریعہ معاش نہ بناؤ

محدثین: - مادی بن محمد داؤد



آج امت کے علماء اور خطباء بڑے زور و شور سے یہ روایت بیان کرتے ہیں کہ
العلماء ورثة الانبياء

علماء پیغمبری کے وارث ہیں۔ آج ہم میں کئی دیکھیں کہ کیا انبیاء علیہم السلام تبلیغ دین پر اسی طرح ماں پورے تھے جس طرح آج کے دور میں مساجد، مدارس، سماحال ہے؟ اللہ پاک کا حکم تھا کہ آدم علیہ السلام سے لے کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء علیہم السلام کو اسی ایک پیکار تھا **لِقَوْمٍ لَا اسئلتکم عاہلہ اجداد ان اجدادی الاعلیٰ رب العالمین**

میرے قریب قوم میں تم لوگوں سے دین کی تبلیغ پر کوئی معاوضہ نہیں مانگتا میری مزدوری تو مخلوقات کی پرورش کرنے والے رب کے پاس ہے۔ اب اگر ایسا کیا کوئی وارث ہے تو وارث بھی ایسا ہی ہونا چاہیے قرآن کی سورہ البقرہ اور زمرہ المائدہ میں اللہ ارشاد فرماتے ہیں۔

وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ

ترجمہ میری آیتوں کو حقیقتاً دیکھو کہ یہ بے معنی مت سمجھو۔ لیکن افسوس میں تجارت سمیٹنے میں بہانے جانتے جاتے ہیں اور کہنا جاتا ہے کہ یہ احکام بنی اسرائیل کے لئے ہیں ہمارے لئے نہیں۔ یہ بات کا جواب چمکے حلیل الفقہ صحابی کہ زمانہ دیر ہو گئے۔

قد ذکرنا ہذا الایات عند عبد اللہ بن ابی سنان فقال الربیع ان ہذا فی بنی اسرائیل قال عبد اللہ نعم الاغویۃ فکتم بنو اسرائیل ان کان لکم علوۃ ولکم کل مرۃ۔ کلا واللہ لیس لکم طر یقلکم قدر الشراک واخبرنا ابن المنذر عن ابن عباس قال قال النعمان القوم ائمتہ ان کان ما کان من علوۃ لکم وکان من مرقہو لا لعل الانساب

یہ آیت عبد اللہ بن ابی سنان کے سامنے بیان کی گئی۔ ایک آدمی نے کہا کہ یہ تو بنی اسرائیل کے بارے میں ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اچھے صحابی ہیں تمہارے بنی اسرائیل کو میٹھا میٹھا سبب تمہارے لئے اور کڑوا سبب ان کے لئے۔ پھر انہیں اللہ کی قسم تمہارے طریقہ پر قدم بچھو دیو گے۔ اور ابن المنذر نے ابن عباس سے بیان کیا کہ کہا ابن عباس نے تم بھی کیا اچھی قوم ہو کہ جو کچھ میٹھا میٹھا ہو وہ تمہارے لئے ہے اور جو کچھ کڑوا ہو وہ اہل کتاب کے لئے ہے۔ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ "تم کبھی کبھار نہیں پھر گے جب تک کتاب اللہ اور سنت رسول کو مقبول نہ نہ تمہارے اور ہو گے۔ حدیث میں کتاب ابن ماجہ

باب الاہل علی تعلیم القرآن
 کہ شیخہ دوم راہیں آغا ہیں۔

عن عبادة بن صامت قال علمت ناسا من اهل
الصفحة القرآن والسابقة فاهدي الى رجل منهم
قوسا فقلت ليست بمال واري منها في سبيل الله
فسالني رسول الله صلى الله عليه واله وسلم عنها
فقال ان تترك ان تظن بها طوقا من نار فاقبلها
عبادة بن صامت فرمى به بين يدي اهل صفحة
القرآن اور لکھا فی سبکھا یا کرتا تھا انہیں میں سے ایک نے مجھے کہا
بطور ہدیہ دے دی۔ میں نے کہا یہ مال تو ہے نہیں (جو شمع ہے) اللہ کے
راستے میں اس سے تیرے چلوں حکم میں نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے کر دیا۔ آپ نے فرمایا اگر تم چاہتے ہو کہ یہ آگ کی کمان بن کے
تمہارے گلے میں ڈالی جائے تو لے لو ورنہ میں نے اس کو واپس کر دیا
عن ابی ابن کعب قال علمت رجلا القرآن فاهدي
الى قوسا فخذ كرت ذالک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فقال ارم اخذتها اخذت قوسا من نار فخذوها
ترجمہ ابن ماجہ۔ ابی ابن کعب سے روایت ہے کہ میں نے
ایک شخص کو قرآن سکھا۔ تو اس نے مجھے ہدیہ میں کمان دی میں نے
اس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر
تم نے اسے لیا تو لکھا یا تمہارے آگ کی کمان کی تو میں نے اسے واپس
کر دیا۔ اب اس روایت کو دیکھو کہ کون کہہ سکتا ہے کہ تعلیم قرآن اور
دین پر بروٹی کھانا جائز ہے پھر بھی کہا جاتا ہے کہ یہ مذمت صرف ان لوگوں
کے بارے میں ہے جو کلامت قرآن پر کھاتے ہیں۔ نہیں جناب! اس کے
لئے تو کچھ اور دوسری روایات ہیں مثلاً
عن بريدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
"من قرء القرآن يتأكل به الناس جماع يوم القيامة
ووجهه عظيم ليس عليه لحم
ولا تتعصبوا لنوابه فان له ثوابا
ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن اس کے
پڑھا کہ اس کے ذریعہ لوگوں سے مال اور روٹی کھائے قیامت کے
دن اس حال میں پیش ہوگا کہ اس کے چہرے پر گوشت نہ ہوگا
صرف ہڈی ہوگی۔ دوسری روایت میں ہے کہ قرآن پڑھو اس کے
کلامت کا حق ادا کرو اس کی اطاعت کرو قرآن میں غور و فکر کرو تاکہ
سکھایا ہو جائے اللہ

ولا تتعصبوا لنوابه فان له ثوابا (مسئوفا)
یعنی اس کا بدلہ دنیا میں مت چاہو، اس کا بدلہ آخرت
میں ہے، ترجمہ میں حدیث ہے
عن عمران بن حصین انه سوعلى قارى يقره
سأل سائر جمع ثم قال سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول من قرء القرآن قليلا سال الله به
فان له نياحي اقوام يقره روح القرآن السالون له
ترجمہ عمران رضی اللہ عنہ ایک قاری پڑھ کر دے وہ قرآن پڑھنے کے
بعد لوگوں سے سوال کر رہا تھا۔ سب کا نے انا اللہ وانا الیرارہون
فرمایا۔ پھر فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ
فرماتے تھے جو کوئی قرآن پڑھے تو صرف اللہ سے سوال کرے کہ پھر
ایسے لوگ آنے والے ہیں جو قرآن کو پڑھیں گے پھر لوگوں سے اس
کے ذریعہ مانگیں گے (ترجمہ) نیز یہ کہ مدارس میں قاریوں کے لئے بھی
روایت موجود ہے۔

عن جابر قال قال نهرى علينا رسول الله صلى الله عليه
وفى نقرأ القرآن وقينا الا عربى والعجمي فقال
اقراءوا فكل حسن وسيجيئ اقوام يقضونكم كما
يقام القدح يتجولون ولا يتأجلون

قرآن پر اجرت نہ لو

جابر روایت کرتے ہیں کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم گھر سے نکل کے آئے اور ہم سب لوگ قرآن پڑھ رہے
تھے اور ہم میں بعض دیہات کے رہنے والے تھے اور بعض غیر عربی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن پڑھتے رہو۔ ہر ایک اچھا کام کر رہا ہے
عنقریب ایسے گروہ آئیں گے جو قرآن کی قراءت کو ایسا سیدھا کریں گے
جیسے تیر سیدھا کیا جاتا ہے۔ مگر وہ جلد ہی چائینگے یعنی آخرت کے جائز
دنیا کے لئے عبادت کریں گے اور آخرت کا انتظار نہ کریں گے۔
ان روایتوں کے جواب میں بھی لوگ کہتے ہیں کہ جناب ہم تو
قرآن پڑھیں یعنی ہم تو قرآن کے علاوہ اور جو علوم دینیہ ہیں ان پر لینے
ہیں اس پر دوسری طرف سے جواب ملتا ہے کہ جناب یہاں حدیث قر
دیکھیں ترجمہ کی باب لاکھ ہیں۔

"باب فیمن یدخل یدخلہ اللہ" عن ابن عمر
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من تعلم علما لغیر
 اللہ وادبہ غیر اللہ فلیسوا من عبادہ من العبادۃ

ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کہ جو کوئی علم ایسے مفید کے لئے سیکھے کہ جس میں اللہ کی رضا
 نہ ہو یا اس پر اللہ کی رضا سدا کے لئے کوئی اور چیز نہ دینا۔ یہاں فخر وغیرہ
 کا ارادہ رکھتا ہو۔ وہ لوگ ایسا اپنے لئے جگہ بنالے اسی طرح ان لوگوں
 کو اللہ وادبہ رکھتی ہیں جو دنیا میں آتی ہیں۔

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 من تعلم علما مما یبتغی بہ وجہ اللہ لا یصلیہ الا
 لیصلی بہ عرضا من اللہ فلیس من عباد اللہ
 یوم القیامۃ یعنی یہ رکھتا

ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا کہ جو کوئی ایسا علم حاصل کر لے جس علم پر اللہ کی رضا مندی کا قصہ
 سمجھا جاتا ہے اور یہ اس لئے حاصل کرتا ہے کہ اس پر دنیا کے لئے ایسا آدمی
 جنت کی خوشیوں میں نہیں پانچکھا۔ قرآن و حدیث کی ان تمام روایات کو
 دیکھ کر پھر بھی غیور نہ بدلتے ہیں کہ بخاری کے ایک اور واقعہ کی
 رو سے دین پر کھانا جائز ہے۔

بخاری کا واقعہ

مختصر یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابی مسافر تھے
 وہ ایک قوم پر اتروے۔ اس قوم نے ان کی چھائی ڈروں پر بیٹھے ہاتھ
 کو رہا۔ اس قوم کے سرکار کو کسی جانب یا بچھوٹے ڈس لیا۔ یہ لوگ
 صحابہ کرام کے پاس آئے کہ تمہارا رہ پاس کوئی دم کرتے والا ہے ایک
 صحابی نے اس کو سورہ فاتحہ سے دم کیا۔ اور ان سے کچھ بکریاں لیں پھر

صحابہ کرام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ کس وقت رہا
 اس میں میرا حصہ بھی لگادو اور ان صحابہ کرام نے وہ بکریاں مع رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے حصے کے برابر بانٹ لیں۔

اب مندرجہ بالا واقعہ پر غور کرنا چاہئے (۱) جن سے بکریاں دم
 پر لیں وہ غیر مسلم تھے۔ اتنے بے مروت کہ چھائی سے انکار کر بیٹھے
 تو کیا یہ علماء و حضرات جن لوگوں سے دین پر کھاتے ہیں کہ یہ لوگ غیر مسلم
 اور اتنے بے مروت ہیں۔ (۲) دم ایک صحابی نے ڈالا تھا تقسیم
 سب پر ہو گئیں کیا یہ لوگ اپنی تنخواہیں اپنے شاگردوں اور استادوں
 پر ہاتھ نہیں دے کر کیا یہ لوگ ثابت کر سکتے ہیں کہ کسی صحابی نے
 دوسرے صحابی پر دم کر کے کچھ دھوکا دیا ہے۔ اگر نہیں تو ایک صحابی کے
 خاص واقعہ کو علم کر کے دین پر کھانا کسی طرح بھی فرما نہیں
 کیونکہ تعلیم و اخلاص میں سچے اور امام اور حلیف بھی قرآن و حدیث کو
 دیکھ کر "اجرة علی الساعات" ناچار لڑ گزرتے ہیں۔ نیز امام بخاری
 نے فضائل قرآن میں باب باتھا ہے۔

باب من رایا بقراءۃ القرآن او تامل بہ او فخر بہ

ترجمہ اب باب قرآن کو دکھا دے کہ لے یا دینا کے کمانے سے لڑے
 یا فخر کر کے لڑے بڑھنا گناہ ہے۔

جلال الدین سیوطی سے تفسیر اصفان میں نقل
 ہے کہ کفار و کفر کے اپنی تاریخ انگریز میں سند مسالوح
 سامعہ و عیش و عیش کہ ہے جس شخص نے کسی ظالم کے
 سامنے اس امر کے قرآن پڑھا کہ اس سے کچھ مالی النفع حاصل
 کرے تو ایسے شخص کو ہر حرف کے عوض دس لعنتیں ملیں گی۔
 (تفسیر اصفان)۔ شرح جلد اول ص ۲۱

امام ابو حنیفہ کا فتویٰ (الحدایہ ص ۲۸ عربی)

تنخواہ اذان۔ حج۔ امامت اور تعلیم قرآن۔ اور فقہ پر یا جائز اور حرام پر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ أَفْضَلُ لَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا (التحریم آیت ۴)

موصیہ نگار: اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل عیال کو جہنم کی آگ سے

اجتماعات و خواتین

- ہر پیر کو..... عصر تا مغرب..... مقررہ ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی
برمکان ڈاکٹر عثمانی نزد مزار غائب شاہ، جنکسن بازار کیمار سی کراچی نزد
- ہر جمعرات کو (ایشتومیں)..... بعد ظہر..... مقررہ محمدی گل صاحب
نیو وی اکیڈمی چارٹل روڈ، بھٹہ ویج، کیمار سی کراچی نزد
- ہر ہفتہ کو..... بعد ظہر..... مقررہ بیگم محمد حنیف صاحبہ
برمکان محمد حنیف صاحب E 18 رفاہ عام سوسائٹی، طیر مالٹ کراچی
- ہر ہفتہ کو (ایشتومیں)..... بعد ظہر..... مقررہ عزت اللہ خان صاحب
برمکان عزت اللہ خان صاحب ششیر خان آباد، فرسٹر کالونی کراچی
- ہر ماہ کے پہلے جمعہ کو..... عصر تا مغرب..... مقررہ ڈاکٹر عثمانی صاحب
برمکان شمس العارفین صاحبہ A93 رفاہ عام سوسائٹی، طیر مالٹ کراچی۔
- ہر ماہ کے پہلے پیر کو..... عصر تا مغرب..... مقررہ بیگم محمد حنیف صاحبہ
برمکان ڈاکٹر عثمانی، کیمار سی کراچی نزد

آپ بھی اپنی خواتین کو شرکت کی دعوت دیجئے





”جیل اللہ کہے آ رہا ہے“

”جیل اللہ کیوں لے رہا ہے“

”رسالہ کہے شاخ ہو رہا ہے“

خطوط کے ایک بحر مار اور صرف ایک استفسار!

کس کو جو رہ دیا جائے کس کو نہ دیا جائے۔ اور پھر ساتھ ہی کے شکوے شکایات بے شمار

عزیز ساتھیو!

ہمارے تو ہمیشہ یہ خواہش رہی ہے کہ جلد از جلد آپ کا جیل اللہ آپ کے پاس پہنچے۔ لیکن

قرآن کریم اور دوسرے کتب کیلئے ہمیشہ آٹھ آٹھ رہے۔

اور پھر ہوائی تحفے، جھانکے، دور شکوے اور کھلے حوالہ جات کو فراموش ایک

سلسلہ جو ابھی رہی ہے۔ کیونکہ ابتدائی دور ہمارے یہ کوششیں رہی ہیں کہ ”جیل اللہ“ میں

شائع ہونے والے مواد اپنی صحت اور کھلے حوالوں کے اعتبار سے قابل اعتماد ہو۔ اور اللہ کا شکر ہے کہ ہم ابھی تک

اس معیار کو قائم رکھے ہوئے ہیں۔

ہمارے ملک کے دساتیر کے قلم کا معاملہ ہے اس کا حل تو آپ کے پاس ہے۔

اس کے لئے دلی درے ”قلم“ کے ہر طرف تعاون کرنے کو ششیں گزریں۔

دوستو!

جیل اللہ ایک شمارہ نہیں بلکہ ایک عزم اور ایک تحریک ہے جو موجودہ دور میں غیر اسلامی عقائد و نظریات

کے خلاف برسرِ پیکار ہے۔

یقیناً کوششیں اتنا ہی کمزور ہیں لیکن جذبہ صادق ہے۔ رہے وہ ہے کہ جیل اللہ آپ

تک پہنچ رہا ہے۔

تو کیا آپ چاہتے ہیں کہ یہ سلسلہ جاری رہے.....؟

منظر
ظاہر ہے

[illegible]

نفل نمازیں جماعت سے پڑھنے کا بیان اس کو اسٹریٹو
نے بھی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کیا ہے
اگرچہ یعقوب بن ابی اکرم اور اکرم بن ابی تمہاب محمود بن زید السعفی
کی روایت کرتے ہیں کہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیغمبروں
میں دیکھے جو میرے چہرے پر ایک ہارے لکھ کر گنویں سے خشک کر بیٹھا
تھے کیا کر رہے تھے ان میں ایک انصاری کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ مدینہ میں شریک ہوئے تھے کہتے تھے کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو
ایک بار نماز میں دیکھا کہ وہ ایسا کرتے تھے کہ ان کے سر پر ایک ہارے لکھ کر بیٹھا

قَالَ تَحْمُودٌ لِحَسَّانِهَا قَوْمًا فِيهِمْ أَبُو يُوسُفَ صَاحِبُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَزْوَتِهِ الَّتِي تَوَفَّى
فِيهَا وَيَزِيدُ مَعَاوِيَةَ عَلَيْهِمْ يَأْخُذُ الرُّقْمَ

محمود نے بیان کیا کہ میرا نے اس کو ایک جماعت سے بیان کیا
جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابی ابو ایوب بھی تھے اور
اور اس جنگ میں بیان کیا جس میں انہوں نے وفات پائی
پائی اور اس لشکر کے سپہ سالار رضی اللہ عنہ کی سربراہی میں یہ دین معاویہ تھے

اب غور طلب بات یہ رہ جاتی ہے کہ کسی مسلمان کے لئے یہ جائز ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان صادق جس شخص کے بارے میں جنتی اور مغفور ہونے کی گواہی دیدے اس پر لعن طعن کی جائے۔ اس کو بُرا بھلا کہا جائے اور اس عمل کو اس قدر فروغ دیا جائے کہ "یہ مغفور و تمام" کالی سمجھا جانے لگے ہم کو امت کی حیر خواہی کے جذبے نے مجبور کیا ہے کہ ہم اصل حقیقت کھول کر بیان کر دیں تاکہ نادان حقیقت اور نادانی میں جو گناہ سرزد ہو چکا ہے اللہ سے اس کی معافی مانگ لی جائے اور آئندہ کے لئے محتاط رہا جائے۔ اگر ایسا نہ کیا گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صاف صاف ارشادات کے مقابلے میں تاریخ کو پیش کرنے کی کوشش کی گئی تو یہ ایسا عمل ہو گا جو انکار رسالت کے مترادف قرار دیا جاسکتا ہے کیا زبان نبوت جس کے "مغفور" ہونے کی گواہی دے دے اس کو بُرا بھلا کہنے کی کوئی گنجائش بھی نکالی جاسکتی

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَوْلَى الْمَنُونِ
الْمَلِكِ الْحَكِيمِ الْمُنْتَوَى

لأن الله تعالى
هو الذي خلقنا
وأن الله تعالى
هو الذي يخلقنا
وأن الله تعالى
هو الذي يخلقنا

أَوَّلُ جَيْشٍ قَرِيبٍ يَحْذَرُونَ مَدِينَتَهُ قَيْصَرُ
مَنْحُومٍ لَهُمْ نَقْلُهُ أَنَا قَبِيحٌ يَا سُوْلَ الدُّوْرِ

[illegible]

مصری امت کا پہلا لشکر جو قیصر کے شہر اقسطنطنیہ پر حملہ کرے گا
بخشنا بخشا یا ہے۔ حضرت ام حرامؓ کہتی ہیں کہ میں نے کہا اسے رسول
اللہؐ کیا ہیں جو اس میں شامل ہوں گی آپ نے کہا انہیں۔ اعلیٰ علیہ السلام